عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۴ - شمارہ ۴۴

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

مسئلہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

فضیلتِ شیخین

تاریخی مباہلہ

اسپین میں
اسلامی فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ

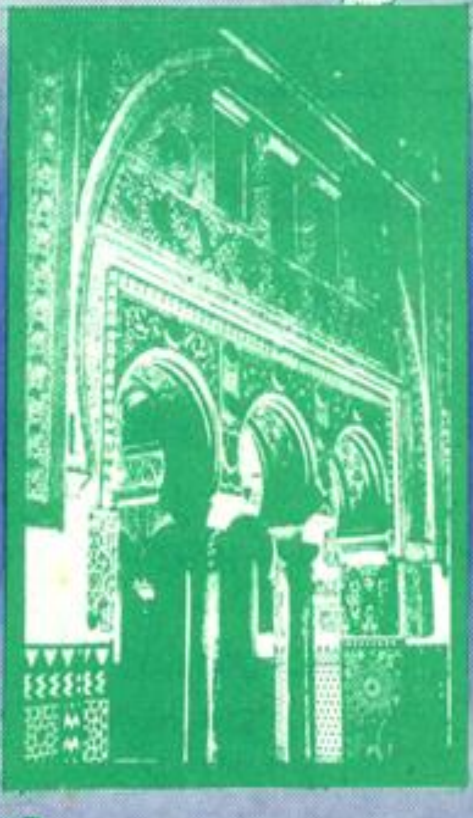

قادیانیوں کی متنازعہ شخصیت
مرزا رفیع احمد

افریقی ممالک میں تقسیم کیلئے

قرآن پاک کی ضرورت

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کو کچھ افریقی ممالک سے خطوط ملے ہیں۔ جن میں وہاں کی مسلم تنظیموں نے اپنے پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہمیں

زیادہ سے زیادہ تعداد میں قرآن پاک کے نسخے بھیجیں

یہ بات قابل توجہ ہے کہ افریقی ملکوں میں یہودی، عیسائی، قادیانی ایسے نسخے تقسیم کر رہے ہیں جن میں لفظی و معنوی تحریف کی گئی ہے جس سے وہاں کے مسلمان سخت پریشان ہیں اور اسی لئے انہوں نے اپنے پاکستانی بھائیوں سے قرآن پاک کے نسخے اور انگریزی زبان میں اسلامی کتب بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہم تمام اہل اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ

افریقی ملکوں میں قرآن پاک تقسیم کرنے کے لئے قرآن پاک کے ایسے نسخے جن کی طباعت اور کاغذ عمدہ ہو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر جمع کرائیں۔ اس کے ساتھ اگر حسب استطاعت مصارف بھی جمع کرادیں۔ تو اس طرح قرآن پاک کے ہوائی جہاز کے ذریعے جلد بھیجنے کا انتظام ہو سکے گا۔ فی نسخہ کم از کم ایک سو روپیہ تک خرچہ آئے گا۔ امید ہے کہ اہل پاکستان اپنے افریقی بھائیوں کو مایوس نہیں کریں گے۔ یہ بہت بڑا کار خیر ہے ہر پاکستانی مسلمان کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

(مولانا) خان محمد
(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

(مولانا مفتی) احمد الرحمان (نائب امیر)

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

(مفتی) ولی حسن ٹونکی،
(مفتی اعظم پاکستان)

(مولانا مفتی) محمد یوسف لدھیانوی،

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۴۴

۸ تا ۱۴ شعبان ۱۴۰۶ھ

مطابق

۱۸ تا ۲۴ اپریل ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی،

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۲۱

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند	بھارت
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید النگار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی	پشاور — نورالحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	گھنسری — ایم عبدالواحد
بہاولپور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد راہ	ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۸۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ماروسے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشس — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ سے ۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

ٹنڈو غلام علی ضلع بدین میں

عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

ختم نبوت رپورٹ، مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی ضلع بدین میں ۲۴ مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء شاہی بازار ٹنڈو غلام علی میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس بڑی دھوم دھام سے منعقد کی گئی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں رات ۲ بجے تک علماء کرام کی تقاریر جاری رہیں۔ مقامی علماء کے علاوہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما و مبلغ جناب مولانا نذیر احمد طوریج، مولانا احمد میاں حمادی، حضرت مولانا عبد الغفور صاحب قاسمی اور مولانا عبد الغفور حقانی نے شرکت کی۔ صدارت مولانا محمد عسکری فاضل دارالعلوم دیوبند نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد حسین اور مولانا محمد قاسم نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوجوان مبلغ مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے فاضلانہ انداز میں مسئلہ ختم نبوت بیان فرمایا۔ ان کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع بدین کے امیر مولانا عبد الستار جاوڑا نے تقریر کی۔ پھر مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد طوریج کو دعوت سخن دی گئی۔ مولانا موصوف نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی اور اپنی فاضلانہ تقریر میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات کی حمایت میں مسلمانان ٹنڈو غلام علی سے تائید لی اور حکومت وقت کو تنبیہ کی کہ اگر انہوں نے اسلام کے دشمن، دین کے دشمن، ختم نبوت کے دشمن، وطن عزیز پاکستان کے غدار اور امریکہ، اسرائیل کے ایجنٹ قادیانیوں کے خلاف مجلس عمل کے مطالبات پر فوری طور پر عمل نہ کیا تو پھر وہ دن دور نہیں کہ اس حکومت کا حشر اور انجام ملک و ملت کے غداروں کی طرح ہو۔ اس ملک میں مسلمان اس جماعت کو حکومت کرنے کا اختیار دیں گے۔ جو ملک کا، ختم نبوت کا اور اسلام کا وفادار ہو۔ مولانا نے دوران تقریر کہا کہ قائد ملت شہید ختم نبوت خان لیاقت علی خان کا قاتل قادیانی مجرم زندہ ہے۔ حکومت فی الفور اس کو گرفتار کرے اور جن لوگوں کا قائد ملت کی شہادت میں ہاتھ ہو۔ ان سب کو پھانسی کی سزا دی جائے۔ ملک میں آئے دن ڈاکے لوٹ مار یا سبوتاژ گروپ کی تخریبی کاروائیاں ہو رہی ہیں۔ اس میں ملک کے تمام قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ بالخصوص ہر ضلع کا قادیانی امیر اور جنرل سیکرٹری کو گرفتار کر لیا جائے تو پورے ملک میں امن کی فضا قائم ہو جائے گی۔ قادیانیوں کی گرفتاری کے بعد اگر کسی قسم کی کوئی تخریبی کارروائی ہو تو حکومت مجھے گرفتار کرے۔ جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام مسلمانوں نے [illegible] آواز میں نعرے تکبیر بلند کئے اور مولانا کے مطالبات کی حرف بحرف تائید کی۔

اسٹیل ٹاؤن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا جلسہ

ختم نبوۃ رپورٹ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز جمعہ مارکیٹ کے سامنے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جلسہ میں ہر مکتبہ فکر کے علماء کے علاوہ عوام کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک قاری فصیح اللہ اور قاری عبد القیوم نے کی۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب خالد نعیم جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن نے سر انجام دیئے۔ جناب صاحب داد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد مسلمانوں کو قادیانی سازشوں سے باخبر کرنا ہے۔ امام بارگاہ اسٹیل ٹاؤن کے خطیب شیخ علی [illegible] نے کہا کہ میں کارکنان ختم نبوت اور علماء حضرات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوا دیا۔ مجلس کے سرپرست اعلیٰ اور جامع مسجد المصطفیٰ اسٹیل ٹاؤن کے خطیب جناب سید حافظ محمد صادق شاہ نے ایمانی جذبے اور جوش کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی کافر و مرتد اور ملک و قوم کے دشمن ہیں۔ انہوں نے حکومت کو قادیانیوں کے ارادوں سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ لندن میں مرزائیوں کی کانفرنس بلائی جا رہی ہے مرزا طاہر نے پی آئی اے اور برٹش ائرویز سے اپیل کی ہے کہ خصوصی رعایتی ٹکٹ جاری کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ مرزائی لندن پہنچ سکیں۔ شاہ صاحب نے اس پر احتجاج کرتے ہوئے سی آئی ڈی کو محکمہ سے خبردار کیا کہ انتظامیہ کو صحیح رپورٹ بھیجی جائے۔ شاہ صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرتد کی شرعی سزا فوری طور پر نافذ کی جائے۔ شاہ صاحب نے مرزائیوں کو قبول اسلام کی دعوت دی کہ توبہ کرو اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو اور اسے دجال اور کذاب تسلیم کرو۔

اس کے بعد مولانا حبیب اللہ قریشی خطیب جامع مسجد پی بلاک اور سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن نے مختصر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیل ٹاؤن کے ہر بلاک میں جلسوں سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو قادیانیوں کے گمراہ کن اور باطل عقائد سے باخبر کیا جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کے نائب صدر اور جامع مسجد ہیڈ آفس پاکستان اسٹیل ملز کے خطیب مولانا عبد الخالق صاحب نے مطالبات پر زور دیا کہ قادیانیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، ہر قسم کا تعلق ختم کیا جائے۔ یہ آستین کے سانپ ہیں جو اپنے اوپر اسلام کا لیبل لگا کر چھپے ہوئے بھیڑیوں کے روپ میں پاکستان اور اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لیے ملک و قوم اور اسلام کے دشمنوں سے جتنی بھی نفرت کی جائے کم ہے۔ جامع مسجد گلزار ندیم کے خطیب جناب مولانا منظور علی خان صاحب جو کہ اس جلسہ کی صدارت بھی کر رہے تھے اپنے مفصل بیان میں فرمایا کہ قادیانی نہ صرف کافر و مرتد ہیں بلکہ گستاخ رسول بھی ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کے صدر مولانا بشیر احمد صاحب خطیب مسجد اسٹیل پارک نے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کے جوش اور جذبے کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مسلمان ہونے کی پہلی شرط ختم نبوت پر ایمان ہے۔ جلسے کے اختتام پر حضرت مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ صاحب سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن نے دعائے خیر کرائی۔ جلسے کے انتظامات میں چیئرمین مجلس شوریٰ جناب میر عبد الکریم صاحب، جناب حکم خان نائب صدر، جناب خالد نعیم صاحب جنرل سیکرٹری، عبد الرؤف سومرو سیکرٹری نشر و اشاعت، اراکین مجلس شوریٰ جناب بابا فضل کریم، جناب مقبول الرحمٰن صاحب، جناب رانا حفیظ اللہ صاحب، جناب سہیل صاحب، جناب امیر اعظم۔ اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن جناب محمد افضل، جناب فضل الرحمٰن ڈرائیور، جناب خیر علی خان، جناب عبد الرحمان جسکانی، جناب محمد نواز، جناب محمد یوسف ڈرائیور، جناب حافظ غلام حیدر، جناب حافظ محمد صدیق نے شرکت کی۔

حضرت مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ کی روانگی

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز، دار العلوم ہولکمب برطانیہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ جو گذشتہ دنوں پاکستان تشریف لائے تھے اور ان

نے ملتان مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ منعقدہ ملتان میں شرکت کی اب ۲۰ اپریل ۱۹۸۶ء کو کینیڈا کے لیے روانہ ہوگئے۔ پاکستان میں قیام کے دوران انہوں نے لاہور اور کراچی کی مختلف دینی مجالس میں شرکت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ چند روز بھارت میں بمبئی گجرات کے مختلف علاقوں کے علاوہ دہلی، دیوبند اور سہارنپور بھی تشریف لے جائیں گے اور ۱۸ اپریل کو کراچی میں مختصر قیام کے بعد عمرہ کے لیے تشریف لے جائیں گے۔

قادیانی جھوٹی نبوت سے بیزاری کا اعلان کریں

(نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ دنوں چک حیدرآباد ساحل لیاقت پور میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں علماء کرام نے قادیانیوں سے کہا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت سے بیزاری کا اعلان کرکے دامن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں تو مسلمان آج بھی گلے لگانے کے لیے تیار ہیں۔ مقررین نے مسئلہ ختم نبوت پر دلائل دیے اور یہ ثابت کیا کہ آج تک اس مسئلے پر امت میں دو رائیں نہیں ہوئیں۔ انہوں نے علماء پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دیں۔ کانفرنس کی صدارت الحاج نور محمد حیدرآبادی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا منظور احمد محبوب، مولانا سلطان فاروقی، مبلغ ختم نبوت مولانا اسماعیل شجاع آبادی، قاری عبدالسلام، قاری نیاز احمد اور مولانا غلام فاروق یٰسین نے خطاب کیا

مولانا اسلم قریشی کیس کے ایک بڑے کردار
ایس پی طلعت کو فوراً معطل کیا جائے

فیصل آباد ( ) مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد ڈویژن نے وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو، وفاقی وزیر مذہبی امور، وفاقی وزیر داخلہ، صوبائی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف، وزیر اوقاف پنجاب ملک خدا بخش ٹوانہ اور ہوم سیکرٹری پنجاب سے ایک برقیہ کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ ڈیرہ غازیخان میں علماء کرام پر لاٹھی چارج کرانے پر ایس پی اور ڈی سی کو معطل کیا جائے۔ ۱۶ مارچ کو وفاقی وزارت مذہبی امور اور مجلس تحفظ ختم کے درمیان فیصلہ کے مطابق شیر گڑھ ڈیرہ غازیخان میں مسلمانوں کی مسجد سے قادیانی غیر مسلم کی دفن شدہ لاش کو ایک ہفتے کے اندر باہر نکالنے پر عملدرآمد کرنے پر وہاں کے مسلمانوں نے پر امن احتجاجی مظاہرہ کیا اور مرزائی غنڈوں نے مسلمانوں پر فائرنگ کی بعد ازاں جلوس پر پولیس نے اندھا دھند لاٹھی چارج کیا اور مسجد میں داخل ہو کر نمازیوں پر تشدد کیا جس سے بہت سے علماء کرام اور نمازی زخمی ہو گئے اور پولیس نے مرزائیوں کی شہ پر سینکڑوں بے گناہ مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جس کی وجہ سے ملک بھر میں احتجاجی لہر دوڑ گئی ہے۔

علماء کرام اور نمازیوں پر بے جا تشدد کرانے والے ایس پی طلعت محمود اور ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان کو فوراً بلا تاخیر معطل کرکے تبدیل کیا جائے۔ تمام گرفتار شدگان کو غیر مشروط رہا کیا جائے شیر گڑھ میں مسلمانوں پر فائرنگ کرنے والے قادیانیوں پر مقدمہ چلایا جائے۔ دریں اثناء مجلس عمل مقامی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت سے کہا گیا ہے کہ مندرجہ بالا مطالبات جمعہ تک تسلیم کرلئے جائیں ورنہ ہفتے کے روز فیصل آباد شہر سے ایک بھرپور تحریک شروع کی جائے گی جس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

نظام شریعت بل کی حمایت میں
جمعیت علماء برطانیہ کی قرارداد

مسلمانان برطانیہ کی نمائندہ تنظیم جمعیت علماء برطانیہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقدہ باٹلے ۱۶ مارچ بروز اتوار حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے اساسی نظریہ اسلام کے عملی نفاذ میں مزید کسی قسم کی تاخیر نہ کی جائے اور سینٹ میں پیش کئے گئے بل کو منظور کرتے ہوئے پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی ریاست کے تصور سے ہمکنار کیا جائے۔ اجلاس نے بل کی پرزور حمایت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان تمام عالم اسلام کی امیدوں کا مرکز ہے اور اس مملکت خداداد کی مستحکم بنیادوں پر بقا ہی عالم اسلام کی ضمانت ہے اور اب جبکہ تمام دشمن قوتیں بھی اس کے وجود کو مٹانے کے درپے ہیں اور داخلی طور پر اس کو کھوکھلا کرنے میں مصروف ہیں۔ ان تمام حالات میں ایک ہی ایسی چیز ہے جو اہل پاکستان کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا سکتی ہے اور وہ اسلام کے عادلانہ نظام کا نفاذ ہے۔ اجلاس نے کہا کہ اقوام عالم پر مسلم برتری کا راز اسلام کے عملی نفاذ میں مضمر ہے اور جس کا حصول اس کے بغیر نہ صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

اجلاس نے کہا کہ ملک کے اساسی نظریہ کے نفاذ کے بل کو کمزور بنانے کے لئے تمام باطل قوتیں کوشاں ہیں

ایڈیٹر الہلال کا دورہ

حضرت مولانا حافظ محمد بلال صاحب رنگونی خلیفہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مہاجر مدنیؒ و جناب حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی ایڈیٹر ماہنامہ "الہلال" مانچسٹر، پنجاب اور انڈیا کے دورے سے واپس کراچی تشریف لے آئے ہیں۔ موصوف صاحبان نے لاہور، فیصل آباد، اسلام آباد، ملتان، گکھڑ، چیچہ وطنی، منڈی، سرگودھا، گوجرانوالہ، رائے ونڈ، قلعہ میاں سنگھ وغیرہ پہنچے۔ اور وہاں دینی اداروں کا دورہ کیا اور علماء کرام و مشائخ عظام سے ملاقاتیں کیں۔ بعد ازاں انڈیا تشریف لے گئے جہاں دہلی، سہارنپور، دیوبند، تھانہ بھون، گنگوہ، نانوتہ، رائے پور، آگرہ وغیرہ کا بھی دورہ کیا اور وہاں بھی علماء کرام سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ صاحبان موصوف نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کا بھی معائنہ کیا اور تمام عملے کی حسن کارکردگی کو بیحد پسند کیا۔

خطبہ جمعہ

جناب حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی، ایڈیٹر ماہنامہ "الہلال" مانچسٹر نے جامع مسجد مجلس تحفظ ختم نبوت میں ۲۱ مارچ کو جمعہ کا خطبہ دیا اور خطبہ سے قبل آپ نے تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق نہایت عالمانہ و فاضلانہ خطاب فرمایا۔

اندرباہمی اتحاد کی فکر میں سرگرداں ہیں جبکہ اس اہم ترین موقع پر بعض انگلستان کے نام نہاد عناصر خود پرستی کے زعم باطل میں مبتلا ہو کر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں اور وہ صرف اپنے ذریعہ سے ہونے والے اقدامات کو حقیقی اسلام گردانتے ہیں۔ اجلاس نے سینٹ کے فیصلہ کن اجلاس سے پہلے تمام اہل وطن سے اپنے بھرپور مطالبہ کی حمایت میں ۲۸ اپریل ۸۶ء تک سیکریٹری سینٹ اسلام آباد کو تحریراً صدر، وزیراعظم اور ارکان سینٹ کو دیگر تمام وسائل کے ذریعہ جذبات پہنچانے کی اپیل کی ہے تاکہ حکومت کسی قسم کا بہانہ تراشنے بر سے کوئی راہ فرار اختیار کر سکے۔ اجلاس نے حکومت کو مسلمان برطانیہ کے خدشات اور اندیشوں سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے دعویدار حکومت کے ۸ سالہ دور اقتدار میں اب اعلان کے بعد بھی اگر کسی پہلو تہی سے کام لیا گیا اور اسلام کا خلافت راشدہ پر مبنی اسلام کا نظام نافذ نہ کیا گیا تو یہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی سازش کے مترادف ہوگا۔ اجلاس میں دیگر حضرات کے علاوہ مولانا لطف الرحمٰن، مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی اسلم، مفتی شبیر احمد، مولانا فتح محمد، قاری تصور الحق، مولانا یوسف صدیقی، مولانا عبدالکریم گورا، مولانا احمد علی، مفتی موسیٰ بدات، مولانا مولانا عبدالرحمٰن بھی موجود تھے۔

(تصور الحق (قاری) سیکریٹری نشرو اشاعت
(جمعیت علماء برطانیہ)

قادیانی آرڈی ننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے

بہاولپور۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام جامع مسجد "الصادق" میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ڈیرہ غازی خان میں مجلس عمل کے رہنماؤں پر پولیس تشدد کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ ڈی سی ایس پی اور دیگر ضلعی افسران ڈی جی خان کو برطرف کیا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر موثر عمل درآمد کیا جائے۔ ربوہ اور پورے ملک میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں، دوکانوں اور مکانوں سے کلمہ کی توہین ختم کی جائے۔ مولانا اسلم قریشی کیس میں مجلس عمل کے قائدین کو اعتماد میں لیا جائے۔ مقررین نے کہا کہ مطالبات کے تسلیم ہونے تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔ ایک قرارداد میں ساہیوال سکھر کیس کے فیصلوں اور شبر گڑھ کی مسجد سے قادیانی مردہ کے نکلوانے پر حکومت کے اقدام کو سراہا گیا۔ جلسہ سے مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالحکیم، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، حکیم محمد عمران، سراج بدر، سیٹھ عبیدالرحمٰن، گلزار نسیم، مولانا محمد احمد، منظور احمد محمود، ورڈی، حافظ غلام تبلیغی ازد شعبہ ریب ناظم علی خان نے خطاب کیا

امتناع قادیانیت آرڈیننس کمیٹی کے لئے مجلس عمل کے نمائندے

لاہور۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا اجلاس مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں طویل غور و خوض کے بعد وفاقی وزارت مذہبی امور کو ان پانچ ارکان کے نام نگران کمیٹی کے لئے بھجوا دیئے گئے۔ جو نگران کمیٹی امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر عمل درآمد کے لئے قائم کرنے کا مرکزی مجلس عمل اور وزیراعظم پاکستان کے ساتھ مذاکرات میں فیصلہ ہوا تھا۔ مجلس عمل کی طرف سے اس کمیٹی کے سینئر رکن مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ہوں گے۔ باقی ارکان میں مولانا عبدالقادر روپڑی (اہل حدیث) مولانا علی غضنفر کراروی (شیعہ) مولانا قاضی اسرارالحق (بریلوی) مولانا السید عطاء المومن بخاری (دیوبندی) شامل ہیں۔ یہ کمیٹی مجلس عمل پر مشتمل تمام مکاتب فکر کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔ مولانا خان محمد صاحب نے اس کمیٹی کے ارکان کے نام بھجواتے ہوئے وفاقی وزارت امور مذہبی کو لکھا ہے کہ فوری طور پر اجلاس طلب کر کے تصفیہ طلب امور کا فیصلہ کیا جائے تاکہ امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر عمل درآمد نہ ہونے کے بارے میں جو شکایات ہیں ان کی روک تھام ہو سکے۔

مطالبات تسلیم ہونے تک تحریک جاری رہے گی

مولانا خان محمد کندیاں شریف

بہاولپور۔ تحریک ختم نبوت کے عالمی قائد مولانا خان محمد نے کہا کہ مجلس عمل کے تمام مطالبات تسلیم ہونے تک ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ وہ یہاں اوچ شریف میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی صدارت فرما رہے تھے۔ مقررین نے اپنی تقاریر میں کہا کہ مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے کیونکہ مرزائی گروہ کے سربراہ نے اپنی ۲۷ فروری کی لندن کی تقریر میں قادیانیوں کو مسلح جدوجہد کا حکم دیا ہے جو کیسٹ کی صورت میں موجود ہے۔ مرزا طاہر کی تقریر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یہاں خون کی ہولی کھیلنا چاہتے ہیں۔

مقررین نے ڈیرہ غازی خان میں پولیس کی بربریت اور ظلم و تشدد پر نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کا علماء کرام پر وحشیانہ لاٹھی چارج وحشیانہ بادرضا، علماء کے منہ پر تھوکنا سے چنگیز اور ہلاکو کی یاد تازہ ہو گئی ہے۔ علماء نے مطالبہ کیا کہ ڈی جی خان کی ضلعی انتظامیہ کو برطرف کر کے ہائیکورٹ کے کسی جج سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔

ایک قرارداد میں ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ اوچ شریف ہائی اسکول کی قادیانی ہیڈ ماسٹرس کو برطرف کر کے اس کے خلاف غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ اوچ شریف میں مرزائیوں کی عبادت گاہوں، دکانوں، مکانوں سے کلمہ طیبہ کی توہین کو ختم کیا جائے۔ کانفرنس سے مولانا محمد لقمان علی پوری، سید عطاء المومن بخاری، مولانا

اللہ وسایا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد شریف، مولانا اقبال اختر فاروقی، محمد خان لغاری، صوفی اللہ وسایا مولانا کرم حسین شاہ، مولانا عبدالرزاق، مولانا محمد احمد محمودی و دیگر مقامی و بیرونی علماء نے خطاب کیا کانفرنس کے تین اجلاس ہوئے۔ جس کی صدارت سردار عبدالقیوم خاکوانی، اختر علی خان کھیڑو نے کی۔

ٹانک میں حضرت امیر مرکزیہ کی پریس کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ قادیانیوں کی سازش کو ناکام بنانے کے لئے عملی جدوجہد کریں۔ جہاں کہیں قادیانی سر اٹھائیں ان کا ایسا انسداد کریں کہ وہ آئندہ قانون کا منہ نہ چڑا سکیں۔

اسرائیلی صدر سے قادیانیوں کی ملاقاتیں۔ راجیو گاندھی سے ڈاکٹر عبدالسلام کی ملاقات اور راجیو کا پاکستان کے دورہ سے لیت و لعل لیاقت علی خان کے قتل میں قادیانیوں کا ملوث ہونا۔ یہ ایسے امور ہیں جو اب کسی پاکستانی سے مخفی نہیں رہے۔ ان حالات میں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ قادیانیوں پر اسلام اور پاکستان دشمنی کے الزام میں مقدمہ چلا کر ان کو خلاف قانون قرار دے۔

ڈیرہ غازی خان میں علماء پر لاٹھی چارج اور مساجد کے تقدس کو پامال کرنے والے افسران کو معطل کرکے ان پر کیس چلانا حکومت کا فرض ہے۔ علماء کرام پر ڈیرہ غازی خان میں قائم شدہ مقدمات کو ختم کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ سفارشات پر عمل کرکے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے، خصوصاً ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اسلامی سائنس فاؤنڈیشن سے فوری طور سے ہٹایا جائے۔

نیز ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اوقاف کی جائیداد پر مرزائیوں نے ناجائز قبضہ کرکے اپنی عبادت گاہ بنایا تھا جسے ختم نبوت ڈیرہ اسمٰعیل خان کے رہنماؤں نے قانونی جدوجہد سے مرزائیوں سے واگذار کرایا اور اس کا نام مسجد ختم نبوت رکھ کر نمازیں ادا کیں۔ اب نوکر شاہی کی سازش سے مسجد کو بند کرکے اور بعد میں اس میں ایک دفتر بنانے کی سازش کی جارہی ہے۔ مذکورہ مسجد مسلمانوں کو فوری طور پر واپس کی جائے ورنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مسلمان اس کی واگذاری کے لئے براہ راست اقدام پر مجبور ہوں گے اور اس انتشار کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی ڈیرہ غازی خان میں شیر گڑھ کی مسجد ابھی تک سیل ہے۔ اس کو فوری طور پر مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے۔

بقیہ: گلدستہ ختم نبوت

اللہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ خدا کا محتاج ہے لیکن اگر وہ کسی مخلوق ہی کی طرف راغب ہے تو وہ مخلوق کا بندہ ہوا (رسالہ العبودیہ)

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں

انسانی دعاؤں کی حیثیت ہتھیار کی ہے اور جب ہتھیار مضبوط و تیز ہوں تو مصیبتوں سے بچاؤ رہتا ہے لیکن یہ اسی صورت ممکن ہے کہ جب دعاء بذات خود مجلی ہو اور دعا مانگنے والے کی زبان اور دل ایک ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر ان شرطوں میں سے کسی کی بھی کمی ہوئی تو دعا کے قبول ہونے میں مجھ کو شک ہے فرمایا جب تم یہ محسوس کرو کہ تمہاری عقل فانی چیزوں کو ترجیح دیتی ہے ہمیشگی و باقی رہنے والی اشیاء پر تو سمجھ لو کہ عقلی توازن برقرار نہیں اور جب تمہارے دل سے اللہ کی محبت اور اس سے ملنے کی تمنا رخصت ہو جائے اور اس کی جگہ مخلوق کی محبت گھیرے تو سمجھو کہ تمہارے دل کی موت واقع ہو گئی ہے اور جب تمہاری آنکھ خدا کے خوف میں ایک قطرہ آنسو گرانے سے انکار کرے۔ تو سمجھ لو کہ قساوت قلبی کی انجماد ہے اور جب تمہارا نفس خدا کی یاد سے گھبرانے لگے دنیا اور دنیا کی باتوں میں دلچسپی لینے لگے تو یہ جان لو کہ اب تمہارا اور اس کا راستہ الگ ہو چکا ہے کیونکہ یہ علامتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ایمانی مزاج بیمار ہے اور خواہشات کی نبض زوروں پر ہے۔

دوسری جگہ فرمایا

کہ اطاعت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قلب منور ہو جاتا ہے اور اس کی روشنی تمام تاریکیوں کو ختم کر دیتی ہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ قلب کی حالت مثل آئینہ کے ہو جاتی ہے اور شیطان جب بھی کوشش کرتا ہے کہ اس چمکتے دمکتے قلب کے قریب ہو تو اس کی گرمی اس کو نقصان پہنچاتی ہے آخر کار شیطان اس قلب سے اتنا خوف زدہ ہو جاتا ہے جیسے ایک بکری شیر یا بھیڑیئے کو دیکھتے ہی کانپ اٹھے جب شیطان اس دل سے ناکام اور نامراد واپس ہوتا ہے تو شیاطین جمع ہوتے ہیں اور آپس میں سوال کرتے ہیں کہ کیا ہوا پھر خود ہی جواب دیتے ہیں کہ انسان کے قلبی نور نے مارا۔

الجواب الکافی ص ۹۷

فتح انشاء اللہ حق کی ہوگی۔

یہ عاجز حضرت مولانا عتیق اللہ صاحب قادری، نقشبندی، مجددی کا فرزند ہے۔ جو کہ اپنے وقت کے ایک روشن ستارہ تھے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد رشید تھے۔ اور مولانا عبد الغفور المدنی رحمہ اللہ کے خلیفہ اعظم تھے۔ یہ مختصر تعارفی الفاظ تھے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کرنے کا وقت انشاء اللہ مل رہا ہے۔ بہت معلوماتی مضامین آرہے ہیں۔ اللہ پاک ہر طرح سے نصرت فرماتے۔ کیونکہ فسادیوں نے اسلام اور پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لیے طاغوتی جال پھیلا رکھے ہیں۔ لیکن فتح انشاء اللہ حق کی ہوگی

(عبید اللہ قادری۔ شارقہ)

صدائے ختم نبوت

آپ جانتے ہیں ـــــ علماء کون ہیں

کراچی شہر کی دیواروں پر ایک اشتہار نظر آیا۔ اشتعال انگیز گمراہ کن، عنوان یہ کہ " دین ملائی سبیل اللہ فساد " اشتہار چھاپنے والی تنظیم نے اپنا نام " مجلس تحفظ ناموس پاکستان " لکھا ہے۔ پتہ ـــــ ؟ ندارد، اگر نام اور پتہ چھپانے کی بھرپور کوشش کی گئی لیکن اشتہار کا عنوان اور اس میں مواد بتا رہا ہے کہ یہ اس گروہ کا ہاتھ ہے جس نے آجتک نہ اسلام کو تسلیم کیا نہ ملک کو۔

اہل وطن کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں، وہ اچھی طرح جانتے ہیں یہ گروہ یہ فوری آج سے نہیں گزشتہ ۹۰ سال سے اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ امت محمدیہ کا رشتہ علمائے امت سے کاٹ دیا جائے اور مسلمانوں کے دلوں میں علماء کا وقار گھٹایا جائے۔ عظمت و عزت جو علماء کو حاصل ہے۔ اس سے عوام کو برگشتہ کیا جائے۔ علماء اور عوام میں ایک ایسی خلیج اور نفرت کی دیوار کھڑی کردی جائے کہ کبھی یہ لوگ علماء سے نہ مل سکیں۔

یہ لوگ کون ہیں ـــــ آئیے پہچانیے، دین و ملت کے دشمن ـ قادیانی، یہ حرکت اسی ٹولے کی ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے، آج بھی اور پہلے بھی، قادیانیت کے تعاقب میں یہی علماء تھے جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر بڑی بڑی قوتوں سے ٹکراتے اور انہیں انگریز جیسے جابر اور ایوب جیسے آمر بھی اپنے مشن سے نہ ہٹا سکے۔

ہر دور میں، ہر موقع پر، ہر تحریک میں یہی علماء تھے جنہوں نے قوم کی صحیح رہنمائی کا فریضہ سر انجام دیا۔ اپنی زندگیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قربانیاں دیں ـــــ ہر باطل نے اور خصوصاً قادیانیت نے یہ کہا ہے کہ جب تک قوم کو علماء سے بدظن نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ قادیانیت کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ علماء ہی ہیں۔ قادیانیت آج جس تباہی کے کنارے پر پہنچی یہ علماء کی بدولت ہے، قادیانیت کا قلع قمع انہی علماء نے کیا ہے۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا ۷۴ء کی تحریک یا ۸۴ء کا امتناع قادیانی آرڈیننس ہو، بفضلہ تعالیٰ علماء نے اپنی قوت او بازو کے زور پر قادیانیت کا بیڑہ غرق کیا۔ اور انشاء اللہ یہی علماء ہوں گے جو عنقریب قادیانیت کو روئے زمین سے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

کون کون سے علماء کا نام لیا جائے، ایسے بھی ہیں جنہیں پوری ملت اسلامیہ جانتی ہے۔ اور ایسے ایسے گمنام بھی ہیں جنہوں نے اس مشن کے لیے زبردست کام کیا۔ انہی علماء کو حدیث میں " العلماء ورثۃ الانبیاء " (علماء دین انبیاء کرام کے وارث ہیں) کہا گیا ہے۔

قادیانیوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ علماء کرام سے برگشتہ کرنے کی ان کی یہ ترکیب ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی بلکہ اس طرح کی حرکتوں سے خود قادیانیوں کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ مسلمانان پاکستان علماء کے وقار کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ہمیں افسوس تو روزنامہ جنگ لاہور سے ہے کہ اس نے اپنی روایات کے خلاف اسی اشتہار کو ۲۰ مارچ ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں جگہ دی۔ ایک ایسے کثیر الاشاعت اخبار کو اس طرح کا مواد ہرگز شائع نہ کرنا چاہیے تھا ـــــ حکومت کے ذمہ داروں سے عرض کریں گے جب موجودہ حکومت علماء کی شان کو بڑھانے میں لگی ہوئی ہے، دوسری طرف یہ سلسلہ کیوں؟ ـــــ انہیں اچھی طرح چھان بین کرنی چاہیے اور تمام قادیانی پریس کی سخت نگرانی کرنی چاہیے۔ بلکہ ہمارا مطالبہ ہے کہ تمام قادیانی پریس کو ضبط کیا جائے تاکہ خلاف اسلام مواد کی اشاعت نہ ہو سکے۔ امید ہے کہ حکومت ہماری اس تجویز پر غور کرے گی۔

قادیانی اپنے بارے میں نظرثانی کریں

قادیانیوں پر خدائی مار شروع ہو چکی ہے۔ جوں جوں وقت گذرتا جارہا ہے۔ پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ ہم نے گذشتہ ایک شمارے میں اس موضوع پر ایک رپورٹ شائع کی تھی کہ اب قادیانیوں پر عذاب کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ اور جب سے سکھر اور ساہیوال کے قادیانیوں کو سزائے موت کا فیصلہ سنایا گیا ہے قادیانیوں کا مصنوعی طلسم پاش پاش ہو رہا ہے۔ انہیں زیادہ جھوٹی تسلیاں دی جارہی ہیں۔ بہرحال قادیانی بہت پریشان ہیں۔ جب ہم نے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی وہ تقریر پڑھی جو مرزائی گماشتوں کا ترجمان ماہنامہ "مصباح" مارچ ۱۹۸۶ء میں شائع ہو چکی ہے۔ تو واقعی محسوس کیا کہ اس وقت قادیانیوں پر مشکل وقت آن پڑا ہے۔ خود مرزا طاہر نے اعتراف کیا کہ "اکثر قادیانی اس بارے میں بے چینی کا اظہار کر رہے ہیں"

قادیانیوں کی بے چینی اپنی جگہ بجا ہے کہ ایسے کڑے وقت میں "خلیفہ جی" کو یہاں حاضر ہونا چاہیے تھا۔ لیکن وہ تو خود مارے ڈر کے لندن بھاگ گئے ہیں اور ان بے چارے پریشان حال قادیانیوں کو جو اپنی بے چینی کا اظہار کر رہے ہیں کہا جا رہا ہے " ان کے خطوں سے ایمان میں کمی کی بو آ رہی ہے " خلیفہ جی کو سوچ لینا چاہیے کہ ایسی باتوں سے ان کی ہرگز تسلی ہونے والی نہیں۔ قادیانی امت بھی "خلیفہ جی" کے بارے میں یہ سوچ سکتی ہے کہ آپ کو بھاگنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کیا اس کا صاف مطلب نہیں کہ "خلیفہ جی" کا ایمان تو قادیانی امت سے بھی گیا گذرا ہے۔ ورنہ انہیں بھاگنے کی ہرگز ضرورت نہ تھی۔

"خلیفہ جی" کے حکم پر گولیاں چلانے اور بم برسانے والے قادیانیوں کو ذرا غور کرنا چاہیے کہ جو تمہیں پھنسا کر خود فرار ہو گئے ہیں کیا اب بھی ایسے کمزور ایمان والے "بھگوڑے خلیفہ جی" کا دم بھرتے رہیں گے۔ ـــــ قادیانیوں کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے اور "خلیفہ جی" کے بارے میں نظر ثانی کریں اور قادیانی لعنت کا طوق اپنے گلے سے اتار پھینکیں اور دامن مصطفیٰ سے وابستہ ہو کر دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کریں، اسی میں ان کی خیر ہے۔

ـــــــــ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان کے ایک دن یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ وہ شخص (کسی خاص دن کا روزہ رکھا کرتا ہو، اور رمضان سے ایک دن پہلے وہ دن ہو۔ مثلاً ہر پیر کو روزہ رکھنے کا معمول ہے۔ اور ۲۹ شعبان کو پیر کا دن ہے) تو وہ شخص اس دن بھی روزہ رکھ لے۔ (متفق علیہ)

ـــــــــ آنحضرتؐ نے شعبان کی پندرہویں رات کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات میں وہ سب بنی آدم لکھ لیئے جاتے ہیں جو اس سال میں پیدا ہوں گے اور جو اس سال میں مریں گے اور اسی رات میں ان کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں۔ (بیہقی)

ـــــــــ اشتہار، بندۂ خدا

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

حدثنا محمد بن المثنیٰ حدثنا صفوان بن عیسیٰ عن اسامۃ بن زید عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ۔

حضرت عائشہؓ سے بھی یہی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم انبیاءؑ کی جماعت جو مال چھوڑتی ہے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

فائدہ:۔ یعنی صدقات کے مواقع میں خرچ کیا جاتا ہے

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمٰن بن مھدی حدثنا سفیٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ولا درھما ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے ورثہ دینار اور درہم تقسیم نہ کریں۔ میرے ترکہ سے اہل و عیال کا نفقہ اور میرے عامل کا نفقہ نکالنے کے بعد جو کچھ بچے وہ صدقہ ہے۔

فائدہ:۔ عامل سے مراد وہ شخص بھی بتلایا ہے جو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ وقت ہونے والا ہو۔ اور وہ بھی کہا گیا ہے جو زمینوں کی پیداوار جمع کر کے لانے والا ہو۔ یعنی ان زمینوں کا منتظم اور نگران ہو۔ دونوں محتمل ہیں۔ کہ خلیفہ کی تنخواہ بھی بیت المال کے ذمہ ہے اور ہر وقت کے نگراں اور منتظم کو اس وقف سے حق الخدمت لینے کا حق ہے دینار و درہم کی تخصیص مقصود نہیں ہے تمثیل کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ یہ کہہ دیا جائے کہ روپیہ پیسہ تقسیم نہ کریں کہ اور چیزیں بطریق اولیٰ داخل ہو گئیں یا یہ کہا جائے کہ تقسیم ہمیشہ قیمت لگا کر ہوتی ہے جو روپیہ پیسہ ہی کی طرف لوٹ آئے

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمٰن بن مھدی حدثنا سفیٰن عن عاصم بن بھدلۃ عن زر بن حبیش عن عائشۃ قالت ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درھما ولا شاۃ ولا بعیرا قال واشک فی العبد والامۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار چھوڑا، نہ درہم، نہ بکری، نہ اونٹ، راوی کہتے ہیں کہ مجھے غلام اور باندی کے ذکر میں شک ہو گیا کہ حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ نہ غلام، نہ باندی یا نہیں فرمایا۔

فائدہ:۔ کسی نقل کرنے والے کو اس روایت میں تردد ہو گیا اس لئے انہوں نے اس پر متنبہ کر دیا۔ دوسری روایات میں اس کی تصریح ہے کہ نہ غلام نہ باندی۔

گلدستۂ ختم نبوت

تھوڑی دیر اہل حق کے سا[تھ]

اسد بن عمروؒ کا کہنا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے چالیس سال متواتر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے اور [رات کے] وقت قرآن مجید کی تلاوت فرماتے۔

اس قدر روتے تھے کہ محلے والوں کو ان پر رحم آتا تھا اور جس جگہ ان کا انتقال ہوا تھا اس جگہ پر انہو[ں] نے سات ہزار مرتبہ قرآن مجید کا دورہ فرمایا تھا۔

وفیات الاعیان لابن خلکان ج ۵ ص ۴۱۳

حافظ ابن تیمیہؒ ساتویں ہجری کے بہت مشہور مقبول عالم بزرگ ہیں فرماتے ہیں۔ اللہ کی یاد انسا[ن]

مولانا نذیر احمد بروہی مبلغ حیدرآباد

کے لئے اس طرح ضروری ہے جس طرح مچھلی کے [لئے] پانی اگر مچھلی کو پانی سے جدا کر لیا جائے تو غور کرو [کہ] مچھلی کا کیا ہوگا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ اللہ کے سامنے اپنی عبودیت کا اظہار زیادہ سے زیادہ کرے پس انسان اس عبودیت کے اظہار میں جس قدر زیاد[ہ] مصروف ہوگا اسی حساب سے اس کے مراتب و [درجات] بڑھتے جائیں گے۔ اور جگہ فرماتے ہیں۔

مخلوق اپنے رزق کے سلسلہ میں کسی نہ ک[سی] کی محتاج ہے۔ اب اگر وہ اپنی اس حاجت میں

بقیہ صفحہ پر

فضیلت شیخین رضؓ

مرسلہ، مفتی عطاء الرحمٰن، دارالعلوم مدنیہ بہاولپور

اسیرانِ جنگ بدر کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے مشورہ کیا کہ ان کا کیا کیا جائے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ان سے فدیہ لیا جائے کیونکہ یہ اپنے ہی خاندان اور قبیلے کے لوگ ہیں۔ بہت ممکن ہے آگے چل کر دولت اسلام سے مشرف ہو جائیں۔ اس طرح ان کے ساتھ حسن سلوک بھی ہوگا جو ان کو متاثر کریگا اور فدیہ کی رقم مسلمانوں کے کام آئے گی۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کے برعکس مشورہ یہ دیا کہ یہ لوگ "ائمہ کفر" ہیں۔ ان کی تمام کوششیں اسلام کے برخلاف رہی ہیں ان کو ختم ہی کر دینا چاہیئے تاکہ کفر کا زور ٹوٹے اور جن مسلمانوں سے ان کی قرابت ہے وہی ان کو ختم کریں اور میں اس کے لئے تیار ہوں کہ جو میرے عزیز ہیں وہ میرے حوالے کئے جائیں۔ میں ان کو ختم کر دوں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ توحید پرستوں کے دل جس طرح شرک سے بیزار ہیں ان کے دلوں میں شرک پرستوں کے لئے بھی کوئی گنجائش نہیں۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو میدان جنگ میں عریش کے محافظ تھے وہ اس وقت یہ چاہتے تھے کہ گرفتار کسی نہ کیا جائے بلکہ نہیں قتل کر دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے تجویز پیش کی کہ وادی میں آگ بھڑکا کر ان سب کو نذر آتش کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویزیں سنیں پھر حجرہ شریفہ میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر میں تشریف لائے اور مختصر سی تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کسی دل کو اتنا نرم کر دیتا ہے کہ دودھ سے بھی زیادہ رقیق ہو جاتا ہے اور کسی کے دل کو پتھر سے زیادہ سخت کر دیتا ہے۔ آپؐ نے ان جذبات کی مذمت نہیں فرمائی۔ ہر ایک کے جذبہ کی تحسین کی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی مثال ایسی ہے جیسے فرشتوں میں حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں کہ وہ خدا کی رحمت ہی بن کر نازل ہوتے ہیں۔ اور انبیاء علیہ السلام میں آپکی مثال ایسی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

مَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ ابراہیم ع)

جو میرے پیچھے چلا وہ میرا ہے اور جس نے میری بات نہیں مانی وہ تیرے حوالہ ہے تو چاہے تو بخش دے کیونکہ تو بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(سورۃ مائدہ)

اگر تو ان کو (جنہوں نے مجھے ابن اللہ مانا) عذاب دے تو (بیشک تجھے اس کا اختیار ہے) وہ تیرے بندے ہیں (تو مالک و آقا ہے) اور تو اگر ان کو بخش دے تو (یہ بھی بعید نہیں ہے) کیونکہ تو غالب ہے اور صاحب حکمت ہے (ان کو عذاب دینا سراسر عدل ہے اور معاف کر دینا فضل و انعام ہے)

پھر حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہاری مثال فرشتوں میں ایسی ہے جیسے جبرائیل علیہ السلام جو قوموں پر خدا کا عذاب نازل کرتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے نوح علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی۔

حضرت نوح علیہ السلام نے کہا تھا۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا (نوح)

اے رب مت باقی رکھ زمین پر کسی بسنے والے کو۔

(سورۃ نوح)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ۔

اے رب مٹا دے ان کے مال اور سخت کر دے ان کے دل اور یہ ایمان نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ دیکھ لیں عذاب دردناک۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رفقاءؓ کرام کے جذبات کی نہ صرف تحسین فرمائی بلکہ اس تمثیل پر جس قدر فخر کیا جائے کم ہے کہ جلیل القدر ملائکہ اور عظیم المرتبت انبیاء علیہ السلام سے ان کو تشبیہ دی اور اس سے شیخین کی فضیلت آفتاب کی طرح روشن ہے۔ (عہد نبوی ص ۴۸۹/۱۵)

فضائل و احکام

شب برات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی،

شب برات کے فضائل اور اس کی بدعات

رسم آتشبازی کی دینی اور دنیوی تباہی

قدیم زمانے سے دستور ہے کہ ہر ملک ہر شہر ہر قصبہ بلکہ ہر گاؤں میں ہر قسم کی تجارت کے لئے خاص خاص بازار (پینٹھ) قائم کئے جاتے ہیں۔ میلے اور نمائشیں منعقد کی جاتی ہیں جن کی غرض تجارت کی ترقی اور عام لوگوں کے حوائج کو آسانی سے پورا کرنا ہے۔ تجارت پیشہ حضرات ان ایام و مواسم کو اہتمام کے ساتھ یاد رکھتے ہیں ان کے لئے پہلے سے تیاریاں کرتے ہیں اور انہیں ایام کو تجارت کی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

پھر یہ بازار کہیں روزانہ صبح و شام لگتے ہیں اور کہیں ہفت وار یا ماہوار اور زیادہ اہتمام والے نمائشیں سالانہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح سمجھئے کہ ہر انسان شریعت کی نظر میں ایک تاجر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔۔۔

كل يغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها	ہر شخص صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کو فروخت کرتا ہے پھر کوئی اس کو آزاد کرا لیتا ہے اور کوئی ہلاک کر ڈالتا ہے۔

دنیوی تجارت کا میدان اگر بازار ہیں جن کو حدیث میں ابغض البقاع فرمایا گیا ہے تو اس دینی تجارت کی جگہ مسجدیں ہیں جن کو احب البقاع کا لقب دیا گیا ہے۔ صبح شام جب کہ ہر شخص اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہوتا ہے تو اس منڈی کے ہوشیار تاجر اپنی دکانیں احب البقاع میں جا لگاتے ہیں۔

مثلاً صلوٰۃ جو روزمرہ کا بازار ہے روزانہ پانچ بار لگتا ہے اسی طرح اس تجارت کے لئے بھی ہفت وار، ماہوار اور سالانہ نمائشیں مقرر ہیں جن پر اس تجارت کا بڑا مدار اور ترقی و تنزل موقوف ہے۔

سب سے بڑی سالانہ نمائش رمضان المبارک میں ہوتی ہے جو تمام مہینہ رہتی ہے اور جس میں لیل و نہار بازار گرم رہتا ہے۔ مال کی نکاسی زیادہ اور ہر چیز کی قیمت نرخ گرانی بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اٹھتی ہے۔

بازاروں کو صاف و آراستہ رکھا جاتا ہے۔ اس بازار کے خس و خاشاک (یعنی شیاطین) کو ایک طرف کر دیا جاتا ہے اور مجموعی نمائش ہفتہ وار ہوتی ہے جس کو جمعہ کہا جاتا ہے اور ارشاد حدیث ذیل اسی کی طرف اشارہ ہے:

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رح

اذا سلمت الجمعة سلمت الايام واذا سلم رمضان سلمت السنة۔ (در تفسیر منثور)	جب جمعہ کا دن سلامتی سے گزر جائے تو ہفتہ کے باقی دن بھی سالم رہیں گے اور جب رمضان سلامتی سے گزر جائے تو پورا سال سلامتی سے گزرے گا۔

ان دونوں کے علاوہ وسط سال میں مختلف مہینوں میں چھوٹی بڑی نمائشیں ہوتی ہیں جن میں سے ایک

لیلۃ البراءت یا شب برات بھی ہے۔ براءت کے معنی لغت میں بری ہونے کے ہیں۔ اس رات میں چونکہ گنہگاروں کی مغفرت اور مجرموں کی براءت ہوتی ہے اس لئے شب براءت کہتے ہیں اور پھر کثرت استعمال سے شب برات زبان زد ہو گیا۔ اور یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے جو چودھویں تاریخ کی شام سے شروع ہوتی ہے۔ اس مبارک رات میں بھی اخروی تجارت کی ایک بڑی نمائش ہوتی ہے۔ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے فضائل و برکات کثرت سے وارد ہیں۔

حدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں اپنی تمام مخلوق کی طرف ایک خاص توجہ فرماتے ہیں اور مشرک اور کینہ ور آدمی کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

اور اسی مضمون کو امام احمد نے مسند میں حضرت عبداللہ ابن عمرو کی روایت سے بھی نقل کیا ہے (ترغیب و ترہیب ص)

حدیث: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں تلاش کے لئے نکلی۔ آپ بقیع (قبرستان مدینہ) میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات دیتے ہیں جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں (قبائل عرب میں اس قبیلہ کی بکریاں سب سے زیادہ تھیں) مگر چند بدنصیب شخصوں کی طرف اس رات میں بھی نظر عنایت نہ ہوگی۔ یعنی مشرک اور کینہ ور اور قطع رحمی کرنے والا اور ازار یا تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ اور اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب نوشی کرنے والا۔ یہ حدیث امام بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ اس حدیث کے ابتدائی جملے باختلاف الفاظ ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کئے ہیں۔ اور بیہقی نے بھی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے ایک روایت اس طرح نقل کی ہے۔۔

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے کھڑے ہوئے نماز شروع کی اور سجدہ میں پہنچے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ خطرہ ہو گیا کہ شاید خدانخواستہ آپ کی روح قبض ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ میں پریشان ہو کر اٹھی اور پاس جا کر آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے کچھ حرکت فرمائی جس سے مجھے اطمینان ہو گیا اور میں اپنی جگہ لوٹ آئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو تھوڑے سے کلام کے بعد فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ خداوند عالم اس رات خاص طرح سے اہل عالم کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت اور رحم کی دعا کرنے والوں پر رحم فرماتے ہیں مگر آپس میں کینہ رکھنے والوں کو اس وقت بھی اپنے ہی حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ (از ترغیب و ترہیب)

حدیث: ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو جاگو اور نماز پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات کو غروب آفتاب کے وقت سے ہی نیچے آسمان پر تجلی فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کر دوں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں۔ یہ صلائے عام اسی طرح برابر جاری رہتی ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے۔ (ترغیب)

احادیث مذکورہ کا خلاصہ اور شب برات کے مسنون اعمال

ان احادیث سے جس طرح اس مبارک رات کے خصوصی فضائل و برکات معلوم ہوئے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے اس رات میں اعمال ذیل مسنون ہیں:

(۱) رات کو جاگ کر نماز پڑھنا اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عافیت اور اپنے مقاصد دارین کی دعا مانگنا۔

(۳) اس کی صبح کو یعنی پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ و تابعین سے اس رات میں جاگنا اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنا اقوال متعددہ روایات سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ صاحب ما ثبت بالسنۃ نے آخر میں لکھا ہے اور ابن حاج کی مدخل ص میں نقل فرماتے ہیں کہ سلف صالحین اس رات کی تعظیم کرتے اور اس کے لئے پہلے سے تیاریاں کرتے تھے۔

نیز ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل گناہ ایسے خطرناک ہیں کہ ان کی نحوست اس مبارک رات کی برکات سے بھی محروم کر دیتی ہے (نعوذ باللہ منہا)

(۱) خدا کے ساتھ کسی کو اس کی ذات یا صفات میں شریک کرنا۔

(۲) کسی مسلمان بھائی سے کینہ رکھنا۔

(۳) عزیزوں قریبوں کے جو حقوق ہمارے ذمہ ہیں ان کو ادا نہ کرنا اور ... قطع رحمی کرنا۔ (۴) پاجامہ یا تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔

(۵) والدین کی نافرمانی کرنا۔ (۶) شراب پینا۔ (۷) ظلم سے محصول یا رشوت لینا۔ (۸) جادو کرنا۔ (۹) غیب کی خبریں بتلانا۔ فال نکالنا وغیرہ۔ (۱۰) ہاتھ کے خطوط دیکھ کر غیب کی چیزیں بتلانا۔ (۱۱) طبل یا طنبورہ بجانا۔ (۱۲) جوا کھیلنا۔

شب برات کی بدعات اور انکی دینی و دنیوی تباہی

اس مبارک رات کے فضائل و برکات سمجھنے کے بعد بڑے افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ آج کل ہماری غفلت و جہالت نے اس کے ثواب و فوائد و برکات کو دینی و دنیوی نقصانات سے بدل دیا ہے۔ کبھی مسلمان وہ لوگ تھے کہ ہر شے میں سے کوئی خیر اور ہر برائی میں سے کوئی بھلائی اور نقصان و مصرت کی جگہ سے بھی نفع کما لاتے تھے

اور آج ہماری شامت اعمال نے اس طرح کا پلٹ دیا ہے کہ ہر بھلائی کی جگہ سے برائی اور نفع کی جگہ سے بھی نقصان حاصل کرتے ہیں آپ ہے۔

از قضا سرکنگبیں صفرا فزود

روغن بادام خشکی مے فزود

اور اقتضا پیدا نے کیا خوب فرمایا ہے

اذا کان عون اللّٰہ فی عدو الفتی ... اتتہ الرزایا من وجوہ الفوائد

یعنی جب آدمی کا مدد گار خدا کے سوا کوئی اور ہو جاتا ہے تو فائدہ کی جگہ سے بھی مصائب سامنے آتے ہیں۔

غرض یہی شومی اعمال کسی برکت کا حصہ نہیں لینے دیتی بلکہ طرح طرح کی رسمیں اور بدعتیں ایجاد کر کے ہر ایک برکت کو اپنے لئے مصیبت بنا لیتی ہے۔

شب برات بھی ان خرافات سے محفوظ نہ رہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ چھوڑ کر قسم قسم کی رسمیں ایجاد کر لی گئیں جن کو فرض و واجب کی طرح التزام سے ادا کیا جاتا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں۔

رسم آتشبازی اور لاکھوں روپیہ اور بہت سی جانوں کا نقصان

یہ رسم نہ صرف ایک بے لذت گناہ ہے بلکہ اس کی دینی و دنیوی تباہیاں بھی ہمیشہ آنکھوں کے سامنے آتی ہیں (۱) ایک تو اپنے مال کا ضائع کرنا اور بے جا اسراف ہے جو دنیا میں بھی علاوہ مذموم ہونے کے ہر قسم کی بربادی ہے اور قرآن کریم ایسے شخص کو شیطان کا بھائی فرماتا ہے۔ آتشبازی میں جانے والا ... ہر سال قوم کا لاکھوں روپیہ سالانہ ضائع ہوتا ہے۔

افسوس ہے قوم کی اقتصادی حالت اس قدر نازک ہو رہی ہے کہ انھوں نے دوسری قوموں کا غلام بنا کر رکھا ہوا ہے ... جس طرح فضول اور بیہودہ رسوم میں ضائع ہوتا ہے ... زندگی کیا توقع کی جا سکتی ہے ... اپنی جان کو اور اپنے بچوں کو اور پاس پڑوس کو خطرہ میں ڈالنا ہے ہر سال صد ہا واقعات اس قسم کے پیش آتے ہیں کہ گھر کے گھر آتشبازی سے تباہ ہو گئے۔ (۳) شب برات میں بچوں کو آتشبازی کے لئے پیسے دیئے جاتے ہیں جو بچپن ہی سے انہیں احکام الٰہیہ کی نافرمانی کی تعلیم اور بیہودہ رسوم کا خوگر بنانا ہے بچے کے شروع عمر ... بچوں کا تمام اصل ... تعلیم دو

ایسی عادتوں کا خوگر بنانا گویا، نعوذ باللہ، شرعی حکم کا پورا مقابلہ ہے (۲) یہ خرافات تو ہر جگہ اور ہر وقت بری ہیں لیکن شب برات میں جبکہ رحمت خداوندی ہر شخص کو توبہ و استغفار کی طرف بلا رہی ہے ان واہیات کاموں میں مبتلا ہونا درحقیقت اس کی نعمت کا کفران ہے (والعیاذ باللہ) اور اسی لئے اس پر ... کا اتفاق ہے کہ جس طرح متبرک اوقات اور مبارک مقامات میں ہر نیک عمل کا ثواب بڑھتا ہے اسی طرح گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

رسم حلوہ اس کو بھی ایسا لازم کر لیا گیا ہے کہ اس کے بغیر سمجھتے ہیں کہ شب برات ہو ہی نہیں ہوئی۔ فرائض و واجبات کے ترک پر اتنی ملامت و افسوس نہیں ہوتا جو اس کے ترک پر ہو اور جو شخص نہیں کرتا اس کو بخیل وغیرہ کے القاب سے ملقب کر دیا جاتا ہے یہ ہیں جن میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں ایک غیر ضروری چیز کا فرض و واجب کی طرح التزام کرنا۔ (۲) ... اور اس ... مقرر شریعت کے ... طرح کی تو ضروری توجیہ تراشی جاتی ہیں کوئی کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جب دندان مبارک شہید ہوا تو آپ نے حلوا نوش فرمایا تھا یہ اسی کی یادگار ہے اور کوئی کہتا ہے کہ حضرت امیر حمزہ اس تاریخ میں شہید ہوئے تھے ان کی فاتحہ ہے اول تو سرے سے یہی غلط ہے کہ دندان مبارک ان دنوں میں شہید ہوا ہو یا حضرت حمزہ اس تاریخ میں شہید ہوئے ہوں کیونکہ دونوں حادثے ماہ شوال میں واقع ہوئے ہیں اور پھر بالفرض اگر ہوں بھی تو اس قسم کی یادگاریں غیر شرعی امر کے تمام کرنا خود بے اور ناجائز ہے اس کے علاوہ عجیب طرح کی فاتحہ ہے کہ خود ہی پکایا اور خود ہی کھا گئے یا دو چار اپنے احباب کو کھلا دیا فقراء و مساکین جو اس کے اصل مستحق ہیں وہ یہاں بھی دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ واجبات کی طرح التزام ہونے لگے تو ایسی صورت میں مباح بلکہ مستحبات بھی فقہاء کے نزدیک قابل ترک ہو جاتے ہیں۔

چراغاں کی رسم بعض شہروں میں یہ رسم ہے کہ اس تاریخ میں مسجدوں اور مکانوں پر بہت زیادہ روشنی کی جاتی ہے اور بہت زیادہ چراغ جلائے جاتے ہیں۔ بالخصوص گنہگار کے ساتھ ... ان ... کی ... وہ مشابہت بیجا ... اور قرآن کریم کفار کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے والوں کو انہیں میں شمار فرماتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس رات میں زیادہ روشنی کرنا برامکہ سے شروع ہوا ہے۔ یہ لوگ اصل میں آتش پرست تھے۔ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے یہ رسم اسلام میں داخل کی تا کہ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتے وقت آگ کو سجدہ کریں۔ پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ... منکرات کا ... خوب قلع قمع فرمایا اور بلاد مصر و شام سے ان رسوم کو مٹا دیا گیا۔ بعض ... نے اسی کی وجہ سے مسجدوں میں اس رات کو جانا چھوڑ دیا (مدخل ابن حبیب) کہ جاہلانہ رسم کا آتشبازی وغیرہ کا تشبہ ہو (ماثبت بالسنۃ)

مسجدوں میں اجتماع اور شور و شغب رات کو جاگنے کے لئے ... اور چار آدمی مسجد میں جمع ہو گئے اور اپنی نماز و تلاوت میں مشغول رہے تو اس میں مضائقہ نہیں لیکن بعض لوگوں میں اس کو بھی اس حد تک پہنچا دیا گیا ہے کہ اس کو روکنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً بلا بلا کر اہتمام سے لوگوں کو جمع کرنا اور پھر شور و شغب اور لہو و لعب میں رات گزارنا، اس طرح اہتمام کے ساتھ مسجدوں میں اجتماع بھی ثابت نہیں ہے۔ صحابہ کرام جن سے زیادہ کوئی عبادات کا شوقین نہیں ہو سکتا کبھی اس طرح جمع نہیں ہوتے تھے اور پھر اس اجتماع کی وجہ سے جو شور و شغب مسجدوں میں ہوتا ہے وہ دوسرا گناہ ہے۔ فرشتے ایسے لوگوں کے لئے بددعا کرتے ہیں جو مجلس میں دنیا کی باتیں کریں یا شور مچائیں۔ اس کے علاوہ عام غفلت اور بیہودہ ... کی

وجہ سے اور بہت سی باتیں آداب مساجد کے خلاف اور ملائکۃ اللہ کی ایذا کا باعث ہو کر بجائے نفع کے نقصان و خسران کا سبب بن جاتی ہیں (نعوذ باللہ) الغرض اس رات کے اعمال مسنونہ صرف وہی ہیں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ جو کچھ لوگوں نے ایجاد کیا ہے وہ سب بدعات و خرافات اور دینی و دنیوی خسران و بربادی کا باعث ہیں ان کے کرنے سے بدرجہا بہتر ہے کہ آدمی پڑا سویا کرے اور کچھ نہ کرے۔

تنبیہ بہت سی ہماری تحریر کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان ان فضول رسموں کو ترک کریں اور ... غنیمت سمجھ کر ان سے نفع اٹھائیں اور اس مبارک رات میں اعمال مسنونہ کے ساتھ جاگ کر قبر میں آرام سے سونے کا سامان کریں۔ (صاحب)

باش بیدار و دل شبہا ... در لحد چشم ثواب کرامی

اور کسی کے کہنے پر بھی ہمیشہ بہتر ہے ... ہوں گی۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے

حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سایہ تلے

اور اگر یہ کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو ان گناہوں سے تو بچائیں جو اس مبارک رات میں ثواب کے بجائے گناہ کر کے کرتے ہیں۔

دامن نبوت

از ــــــ محمد اقبال عباسی ریاض

اگر ابوبکرؓ آیا تو صدیق بنا

عمرؓ آیا تو فاروق بنا

عثمانؓ آیا تو ذوالنورین بنا

علیؓ آیا تو حیدر کرار بنا

خالد بن ولید آیا تو سیف اللہ بنا

ابوعبیدہ بن جراح آیا تو امین الامت بنا

ابن عباسؓ آیا امام المفسرین بنا

ابوہریرہؓ آیا تو حافظ الحدیث بنا

بلال آیا تو موذن مسجد مدینہ بنا

سلمان فارسی آیا اہل بیت سے بنا

عبداللہ ابن مسعودؓ آیا تو فقیہ امت بنا

الغرض

جو بھی دامن نبوت سے وابستہ ہوتا گیا اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خطاب پاتا گیا اور اپنے اپنے رتبے پر فائز المرام ہوتا گیا۔ لیکن دنیا شاہد ہے قرآن شاہد ہے حدیث رسول شاہد ہے کہ حضورؐ کی زندگی میں کوئی آپؐ کا تعلیمافتہ نبی بن سکا اور نہ حضرت کے بعد۔

(منہاج التبلیغ ص ۲۹۰)

احسان و تصوف کی تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہ العزیز نے [illegible] رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ کو بانسکنڈی میں ذاکر و شاغل مریدوں کو خلافت و اجازت بیعت عطا فرماتے ہوئے یہ تقریر ارشاد فرمائی۔

یہ چند جواہر پارے راہ روان سلوک کے لئے مشعل راہ ہیں۔ سلوک و طریقت کے متعلق بہت سے شکوک و شبہات کا ان سے قلع قمع ہو جاتا ہے۔

مرتب: مولانا فضل الحق اعظمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

میں سلوک و تصوف کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں مگر ضعف کی وجہ سے آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں احسان کی بہت تعریف کی ہے۔

ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔

اولٰئک الذین نتقبل عنھم احسن ما عملوا و نتجاوز عن سیاتھم۔

للذین احسنوا الحسنٰی و زیادۃ۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

اور بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے احسان اور محسنین کی تعریف فرمائی ہے جس سے احسان کا مقصود و مطلوب ہونا معلوم ہوتا ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر جبریل علیہ السلام نے جناب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام ایمان اور احسان کا سوال کیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کی تعریف فرمائی ہے۔ ان تعبد اللہ کانک تراہ احسان یہ ہے کہ عبادت کی حالت میں خیال ایسا ہو کہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ غلام جب اپنے آقا کو دیکھ کر کام کرتا ہے تو خشوع و خضوع کی کوئی حالت نہیں چھوڑتا جس کو اپنے اندر پیدا نہ کر لیتا ہو۔ یہی حالت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہونی چاہیے اسی کا نام احسان ہے اسی احسان کو حاصل کرنے کے لئے تصوف کے تمام کام کئے جاتے ہیں ہم عبادت کرتے ہیں تو زبان پر فاتحہ اور کلام اللہ ہوتا ہے اور دل تجارت، اہل و عیال اور دنیاوی ضرورتوں میں لگا رہتا ہے یہ تو احسان نہ ہوا یہ تو غفلت ہوئی۔ احسان تو اس طرح ہونا چاہیے جس طرح مالک کے روبرو غلام ہوتا ہے یہ احسان حاصل کرنے سے ہوتا ہے اسے حاصل کرنے کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں اسے سلوک کہتے ہیں۔

حضرت صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے دور میں دو چیزیں مقصود ہوتی تھیں ایک حضور مع اللہ اسی کو احسان کہتے ہیں۔ دوسری شکل و صورت اخلاق و عادات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو جائیں۔

متقدمین اخلاق و عادات کے درست کرنے کو مقدم رکھتے تھے جس سے انسان کے دل سے ریا، حسد کبر و بغض وغیرہ کو دور کیا کرتے تھے۔ اس میں سالہا سال لگ جاتے تھے اس کے بعد حضور مع اللہ کی تعلیم دیا کرتے تھے اس میں عمریں لگ جاتی تھیں اور بسا اوقات حضور حاصل ہونے سے پہلے سالک کی زندگی ختم ہو جاتی تھی۔

متاخرین نے احسان یعنی حضور کو مقدم رکھا ہے اسی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اسی کے ساتھ ساتھ اخلاق کی درستگی کی بھی کوشش ہوتی رہتی ہے اور خود حضور کی کیفیت سے آہستہ آہستہ اخلاق کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔ انہی کوششوں کا نام اب سلوک و تصوف پڑ گیا ہے۔

دور صحابہ میں احسان کی کیفیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحبت کی برکت سے حاصل ہو جاتی تھی اور حضور حاصل ہو جاتا تھا۔ لیکن زمانہ جیسے جیسے گزرتا گیا محنت اور ریاضت کی ضرورت بڑھتی گئی۔ غیر اللہ کا تعلق اور دنیا کی محبت کی وجہ سے جو میل کچیل دل میں بڑھ گیا اسے دور کرنا پڑا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لکل شیٔ صقالۃ وصقالۃ القلوب ذکر اللہ

ہر چیز کے صاف کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہوتی ہے جس سے اس کی گندگی اور زنگ دور کیا جاتا ہے اور دلوں کی صفائی کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اس ذکر سے دل کی صفائی کا جو کام کیا جاتا ہے اس سے حضور حاصل ہو جاتا ہے اور اس کا نام سلوک ہے اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے گئے ہیں نقشبندیہ کے یہاں ذکر آہستہ آہستہ ہے۔ قادریہ اور چشتیہ کے یہاں ذکر بالجہر ہے (ذکر جہری سے دل بہت جلد صاف ہو جاتا ہے) سہروردیہ کے یہاں وظائف و نوافل بہت ہیں اور شاذلیہ درود شریف کی بہت کثرت پر زور دیتے ہیں مگر آخر میں سب ایک جگہ آکر جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ہے مراقبہ ذات باری کا یعنی "حضور و احسان" حاصل ہو جائے جس کو حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

"ان تعبد اللہ کانک تراہ"

بہر حال دل کی صفائی کے جو طریقے ہیں وہی سلوک ہیں۔ سلوک و تصوف کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ "حصول احسان" کا نام ہے جسے قرآن مجید میں بار بار کہا گیا ہے مشائخ کے نزدیک احسان کا کم از کم مرتبہ "ملکۂ یادداشت" ہے یعنی دل میں ایسی قوت اور اتنا رسوخ پیدا ہو جائے

باقی صفحہ ۲۵ پر

آپ کے مسائل

قادیانیوں سے رشتہ کرنا یا انکی دعوت کھانا

س : قادیانیوں کی دعوت کھا لینے سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ نیز ایسے انسان کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ج : اگر قادیانی کو کافر سمجھ کر اس کی دعوت کھاتا ہے تو بھی گناہ ہے اور بے غیرتی بھی، مگر کفر نہیں، جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی رکھے اس کو سوچنا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ کو کیا منہ دکھائے گا

س : کوئی شخص قادیانی گھرانے میں رشتہ یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں اسلام میں ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

ج : جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہو اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھے تو ایسا شخص خود مرتد ہے کہ کفر کو اسلام سمجھتا ہے۔

دل دل میں قسم کھانا

راجہ منیر احمد، کراچی۔

س : میں نے دل میں قسم کھائی تھی اور دل میں یہ وعدہ کیا تھا کہ ایسا نہیں کروں گا مگر کر لیا تو اب اس پر کفارہ کیا ہے۔

ج : دل میں عہد کرنے سے نہ قسم ہوتی ہے نہ کوئی کفارہ لازم آتا ہے نہ آپ نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے اس لیے اس معاملہ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، صرف یہ ہوا کہ آپ نے دل میں ایک ارادہ کیا تھا جو پورا نہیں ہو سکا۔

نکاح کے لیے ایجاب وقبول ایک مرتبہ

خالد یوسف، کراچی۔

س : ایک بڑی مسجد کے قاضی صاحب جب نکاح پڑھاتے ہیں وہ "قبول ہے" صرف ایک مرتبہ پوچھتے ہیں، جبکہ دوسری تمام مساجد میں تین مرتبہ قبول کرایا جاتا ہے۔ بہت سے مسلمانوں کا خیال ہے کہ ایک مرتبہ کہنے سے نکاح نہیں ہوتا بلکہ تین مرتبہ "قبول ہے" کہنا پڑتا ہے۔

ج : ایک مرتبہ ایجاب وقبول سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں

توقیر احمد شیخ، راولپنڈی۔

س : ہمارے ٹیچر کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی موت مر گئے ہیں۔ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے جو شخص یہ عقیدہ رکھے وہ کیسا ہے؟

ج : حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ عقیدہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع قطعی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے

س : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو وحی آنے پر ایک ایک کا نام لیکر مسجد نبوی سے نکالا تھا؟ کتاب کا حوالہ دیں۔

ج : در منثور ص ۲۶۱ ج ۳ میں اس مضمون کی روایت نقل کی گئی ہے

س : عورت اور مرد کے سجدہ کا فرق کہیں سے ثابت ہے؟

ج : مراسیل ابی داؤد ص۸ اور کنز العمال ص ۷۷ ج ۴ کے حوالے سے میں نے اختلاف امت اور صراط مستقیم حصہ دوم میں اس کی روایات نقل کی ہیں اسے دیکھ لیجئے۔

س : زبان سے نماز کی نیت کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

ج : نہیں! متاخرین نے اس کا فتویٰ دیا ہے تاکہ زبان کے ساتھ کہنے سے دل متوجہ ہو جائے۔

جینا مشکل ہو گیا ہے

شاہین محمود، جہلم۔

س : اب دنیا میں جینا مشکل ہو گیا ہے دل چاہتا تھا کہ موت آجائے دنیا کے حالات دگرگوں ہو چکے ہیں۔ بندہ کو پانچ چھ ماہ سے پریشانیوں اور بخار نے ایسا گھیرا ہے کہ جان نہیں چھوٹتی۔

ج : پریشانیوں پر اجر تو ایسا ملتا ہے کہ عقل وتصور میں نہیں آسکتا، لیکن اجر صابرین کے لیے ہے۔ اور پریشانیوں سے تنگ آ کر موت کی تمنا کرنا حرام بھی ہے اور اجر کے منافی بھی

ـــــ اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ آیا تو کدھر جائیں گے

پوری امت کو ایصال کا طریقہ

غلام مرسلین، کراچی۔

س : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایصال ثواب کے الفاظ کیا ہیں آپ نے تحسین فرمائی ہے اور دیگر حضرات کو ایصال ثواب کرنے میں مناسب الفاظ تجویز ہیں۔

ج : "یا اللہ! اس کا ثواب میرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے طفیل میرے والدین کو، اساتذہ و مشائخ کو، اہل وعیال کو، اعزہ واقرباء کو، دوست واحباب میرے تمام محسنین اور متعلقین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کو عطا فرما۔"

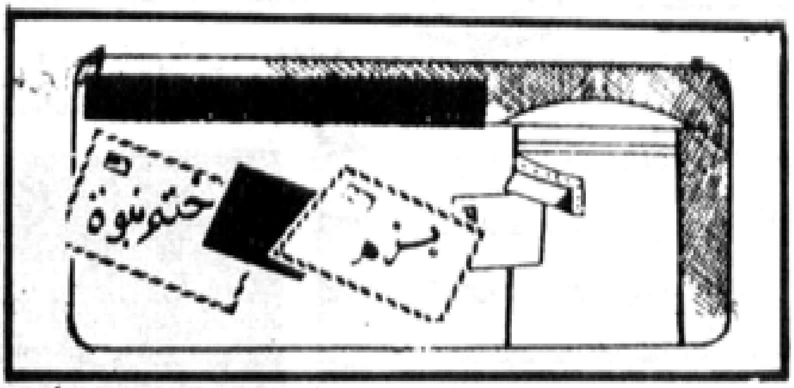

محترم جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم !

حالیہ دو شماروں میں جو آپ نے قادیانیوں کے ڈائجسٹ نصرت کے بارے میں انکشافات کئے اس کے رد عمل کے طور پر ہم نے مسرت ڈائجسٹ کی ایجنسی واپس کردی اور آج ہی انہیں لکھ دیا کہ رسالہ ہمیں نہ بھیجیں، ہمارے پاس پاکستان کے تمام بڑے رسائل اور ڈائجسٹ کی ایجنسیاں ہیں اور مسرت ڈائجسٹ کی ایجنسی بھی ہمارے پاس تھی۔ ہم نے پشاور کے ایجنٹوں کو بھی مسرت ڈائجسٹ کی حقیقت سے آگاہ کیا اور ایجنسی لینے سے منع کیا۔ آپ سے درخواست ہے کہ نصرت کے بارے میں مزید انکشافات کے ذریعے اس کا پول کھولیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی دے کہ آپ اس مشن کو جاری رکھیں۔ فقط والسلام

نیازمند فضل الرحیم

ختم نبوت سب سے نمبر لے گیا

محمد امین نعیم، فقیر والی

جناب مدیر مسئول صاحب سلام مسنون مزاج گرامی امید ہے کہ جناب والا مع جملہ احباب و رفقاء مع طرح خیریت سے ہوں گے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ جناب والا جس طرح مرزائیت کا تعاقب کر رہے ہیں اس عالم اسلام کے کل مسلمان آپ کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب کی اس محنت کو مقبول و منظور فرمائے۔

اس وقت ہفت روزہ ختم نبوت پاکستان کے تمام رسائل سے ہر اعتبار سے معیاری ہے اور سب پر اپنی تحریر، بہترین مضامین، حسن کتابت عمدہ طباعت کی وجہ سے نمبر لے گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

ختم نبوت کے ایک شیدائی کا خط

دعائے صحت کی درخواست

نور محمد موکھی براستہ گداب

عرض یہ ہے کہ ہمارے سہنائی قوم جو کہ تقریباً سات ہزار کے لگ بھگ ہے سب سے زیادہ ختم نبوت کا شیدائی مولانا عبید اللہ سندھی کا خاص قلمبند محترم میاں نور محمد صاحب جس کی عمر ۸۰ سال ہے ہفت بیمار ہیں کتنے سالوں سے بستر سے الگ نہیں ہو سکتے آنکھ کی بینائی بھی جا رہی ہے اب وہ آپ کی دعاؤں کے زبردست مستحق ہیں قارئین میں الاق[illegible]

جریدہ ہفت روزہ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ اپنی خصوصی دعاؤں میں میاں نور محمد کو یاد کریں۔

میاں ماما نور محمد فرماتے ہیں کہ اس وقت کرۃ الارض میں جو کام ہفت روزہ ختم نبوت سر انجام دے رہا ہے سب اخبارات و جرائد مل بھی جائیں انٹرنیشنل ختم نبوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے بندہ راقم الحروف میاں نور محمد صاحب کے اس بیان کا حرف بحرف تائید کرتا ہے۔ ماما بھانجہ دونوں کی دعا ہے ایک سال کے اندر اندر کرۃ الارض کے کونے کونے شہر شہر قریہ قریہ ہر ایک کلمہ گو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک امت کے ہاتھ میں بین الاقوامی جریدہ، انٹرنیشنل اخبار ختم نبوت پہنچ جائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ فتنہ قادیانیت کا جنازہ کرۃ الارض سے نکل جائے آمین ثم آمین یا الہ العلمین۔

عظیم مشن

طالب خیر ہے بخیر صورت احوال آنکہ اس سے قبل بھی آپ کا رسالہ ختم نبوت متعدد بار پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور آج بھی تازہ پرچہ ۲۱ تا ۲۷ مارچ کا پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔

کس کس مضمون اور آپ کی تحقیق کو سراہا جائے۔ ایک ہی نشست میں سارا پرچہ مطالعہ کیا اور آپ کو خط لکھنا شروع کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت آپ جس عظیم مشن کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں آپ ہی کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیابی سے نوازے اور پوری دنیا سے قادیانیت حرف غلط کی طرح مٹ جائے آمین ثم آمین۔

(گل محمد توحیدی خطیب جامع مسجد فرقانیہ شکر گڑھ)

باطل کے سر پر خدائی کوڑا

احمد علی قصوری، قصور

آپ کا انٹرنیشنل ختم نبوت خلیفہ بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشن کا ایک حصہ ہے۔ یہ اس دور میں اپنی مثال آپ ہے جو اس پرفتن دور میں حق کی روشنی اور باطل کے سر پر خدائی کوڑا ہے۔ یہ جریدہ مسلمانوں کے نام دعوت اتحاد کا پیغام ہے رب کریم آپ کا حامی و ناصر ہو خالق کائنات اس کی عظمت کو پائندہ و تابندہ رکھے اور اس کی رفعتِ اقبال کو چار چاند لگائے (آمین)۔

●●●●

میرا محبوب رسالہ

گلزار احمد گبول روہڑی

جب مجھ کو میرا محبوب رسالہ ختم نبوت ملتا ہے تو میرے دل میں اتنی خوشی ہوتی ہے کہ سارا کام بھول جاتا ہوں اور اس رسالہ کو پڑھنا شروع کر دیتا ہوں پڑھ کر میرا دل پھول کی طرح کھل جاتا ہے ختم نبوت ناموس مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ میں سب سے آگے ہے۔

قادیانی افسران نے سرکاری تجوریوں کے منہ قادیانیوں پر کھول رکھے ہیں

محترم و مکرم جناب مدیر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

گذشتہ ہفتے آپ کے رسالہ ختم نبوت انٹرنیشنل میں واپڈا کے قادیانی کا ملکی خزانہ پر زبردست ڈاکہ" کے عنوان سے رپورٹ پڑھی ہے۔ یقین کیجئے کہ سرکاری اداروں کے تمام قادیانی ملازمین آج کل اپنی جیب بھرنے میں مصروف ہیں اس طرح ایک طرف تو وہ ملکی معیشت کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور دوسری طرف وہ دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ اگر آپ یا حکومت کی کوئی ایجنسی ان معاملات میں گہری تفتیش کرے تو معلوم ہوگا۔ کہ کروڑوں روپے، قادیانی سرکاری اداروں سے ناجائز طور پر کما رہے ہیں قادیانی افسران نے سرکاری تجوریوں کے منہ قادیانیوں پر کھول رکھے ہیں۔

اللہ آپ کا بھلا کرے۔ آپ اور آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امت پر بہت بڑا احسان ہے کہ قادیانیت کے تعاقب میں پوری دنیا میں لگے ہوئے ہیں نہ اس طرح صرف مسلمانوں کے ایمانوں کی حفاظت کر رہے ہیں بلکہ حکومت کی معیشت پر جس طرح قادیانی اثر انداز ہو رہے ہیں اس سے بھی قوم کو آگاہ فرما رہے ہیں۔ اب حکومت کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے اور تمام قادیانیوں کو جو سرکاری عہدوں میں ہیں نکال باہر کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں مزید وسعت دے۔

دعاگو

محمد ریاض لاہور

پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

وطن عزیز کے خلاف نعرے قادیانیوں کے اشارے پر بلند کئے گئے

مکرمی مدیر ہفت روزہ "ختم نبوت انٹرنیشنل"

اسلام علیکم ۔ صورت احوال یہ ہے کہ رسالہ "ختم نبوت انٹرنیشنل" باقاعدگی سے مل رہا ہے اللہ کے فضل سے اور آپ حضرات کی جدوجہد مسلسل سے پرچہ روز افزوں ترقی کرتا جا رہا ہے آپ کے نمائندوں کی رپورٹیں اتنی صحیح اور ثبوت کے ساتھ ہوتی ہیں کہ کسی مائی کے لال میں انہیں جھٹلانے کی جرأت نہیں ہوتی۔ اس سے تمام نمائندوں اور مجلس عمل ختم نبوت کے کارکنوں کا مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ خلوص کا پتہ چلتا ہے۔

پچھلے دنوں سندھ میں وطن عزیز کے خلاف جو نعرے بلند کئے گئے، تو یہ ضرور قادیانیوں کے اشارے پر بلند کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ نعرے عنقریب ہی لندن سے آئے ہوئے ہیں۔ اور لندن میں مرزا طاہر بیٹھا ہوا ہے۔ شاید انہوں نے سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کے لئے اپنے کٹھ پتلیوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور عنقریب ڈاکٹر سلام (یہودیوں کا سند یافتہ) ابھی بھارت کا دورہ کر چکا ہے شاید وہاں سے بھی اشارے موصول ہوئے ہیں۔ شاید یہ بھی کہا گیا ہو کہ تم گڑبڑ پھیلاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں اب بھی وقت ہے۔ کہ پاکستان کے حکمران بیدار ہو جائیں۔ ورنہ پھر پچھتانا پڑے گا۔ ابھی تو مشرقی پاکستان کا زخم تازہ ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وطن عزیز کا ایک اور انگ بھی ٹوٹ جائے۔

قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے یہ ملک اور اسلام کے مفاد میں بہتر ہے۔ اگر پاکستان مٹ گیا، تو شاید پھر ایشیا میں کوئی محمد عربیؐ کا کلمہ پڑھنے والا نہیں رہے گا۔ پاکستان، اسرائیل اور قادیانیوں کے آنکھوں میں کانٹا ہے۔ کیونکہ پاکستان جتنا طاقتور بنا جائے گا۔ اس سے عالم اسلام کو فائدہ اور اسرائیل اور قادیانیوں کو نقصان ہے۔ اسی لئے قادیانی اور اسرائیل پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے ایک ہی حکمت عملی پر پیرا ہیں۔ قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات اب کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ میں حکومت سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ قادیانیوں کے اشاروں پر چلنے والے تمام سیاسی لیڈروں کا محاسبہ کیا جائے اور جنرل محمد ضیاء الحق سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قادیانیوں کا محاسبہ کریں۔ اور روٹری کلب جس کی اسلام دشمنی کھل کر سامنے آچکی ہے۔ سے اپنی رکنیت ختم کر کے اپنے مسلمان ہونے کا اور محب وطن ہونے کا ثبوت دیں۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اور حکمران طبقے کو خصوصاً مسئلہ ختم نبوت سمجھنے کی توفیق فرمائیں۔ اور کارکنان مجلس عمل ختم نبوت کو ان کے مساعی خیر کے لئے اجر عظیم عطا فرمائے۔ والسلام

(عبداللہ محمد شاہ دینی)

★★★★

مسئلہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

منظور احمد الحسینی

ختم نبوت کا عقیدہ اہل اسلام کے اجماعی اور بنیادی عقائد میں سے ہے۔ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ ہر مسلمان اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا کسی تخصیص اور تاویل کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہو گئی اور آپ کے بعد کسی بھی شخص کو منصب نبوت و رسالت عطا نہیں کیا جائے گا اور نہ آپ کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل ہو سکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ امت میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا۔ اور اسلام کی پوری تاریخ میں اس اجماعی عقیدہ کا ظہور اسی طرح ہوتا رہا کہ جب کوئی مدعی نبوت کھڑا ہوا اس کا سر قلم کر دیا گیا۔ خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلا کام یہی تھا کہ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کی جھوٹی امت کے خلاف جہاد و قتال کے لئے صحابہ کرام کا ایک لشکر جرار روانہ کیا گیا۔ وہاں مسیلمہ کذاب سے کسی قسم کا سوال نہ کیا گیا کہ وہ ظلی، بروزی، عکسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا مستقل نبوت کا مدعی ہے۔ اور نہ کسی نے اس سے نبوت کے دلائل پوچھے۔ اس کذاب کے خلاف خوں ریز جنگ کی گئی۔ اس معرکہ میں جو لوگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ میدان میں آئے تھے ان کی تعداد ۶۰ ہزار یا ۴۰ ہزار تھی۔ جن میں سے ۲۸ ہزار مارے گئے اور مسیلمہ کذاب خود بھی جہنم واصل ہوا۔ اور ناموس ختم نبوت کی پاسبانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے مقابلہ میں ۱۲ سو صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں سے ۷۰۰ قرآن کے جید قاری اور ۷۰ بدری تھے۔

خلیفہ بلافصل حضرت صدیق اکبرؓ کے سامنے اس وقت بہت سے مسائل تھے۔ ایک طرف اگر روم و نصاریٰ کی طاغوتی طاقتیں مدینہ کے دروازے پر دستک دے رہی تھیں تو دوسری طرف کفار و مشرکین مدینہ کو نرغے میں لینے کی مذموم کوشش میں تھے مگر آپؓ نے جھوٹے مدعی نبوت اور اس کی جھوٹی امت سے قتال کو مشرکین مجوس و نصاریٰ سے جہاد و قتال پر مقدم سمجھا۔ اس سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ جھوٹے مدعی نبوت اور اس کی جھوٹی امت کا کفر یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے کفر سے کہیں بڑھ کر ہے۔ عام کفار سے صلح ہو سکتی ہے۔ ان سے جزیہ قبول کیا جا سکتا ہے مگر ان سے نہ کوئی صلح ہو سکتی ہے اور نہ کوئی جزیہ قبول کیا جا سکتا ہے۔ یہ بدترین کافر مرتد اور زندیق ہیں۔

حضرت امام المحدثین مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے:

"مسیلمہ کذاب اور مسیلمہ پنجاب کا کفر، فرعون کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ فرعون مدعی الوہیت تھا اور الوہیت میں کوئی التباس اور اشتباہ نہیں، ادنیٰ عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص کھاتا، پیتا، مرتا، جیتا اور ضروریات انسانی میں مبتلا ہوتا ہے وہ خدا کہاں ہو سکتا ہے۔ مسیلمہ مدعی نبوت تھا اور انبیاء کرام جنس بشر ہی سے تھے۔ اس لئے ظاہری بشریت کے اعتبار سے سچے نبی اور جھوٹے نبی میں التباس ہو سکتا ہے۔ اس لئے مدعی نبوت کا فتنہ مدعی الوہیت کے فتنہ سے کہیں اہم اور اعظم ہے اور ہر زمانہ میں خلفاء اور سلاطین اسلام کا یہی معمول ہے کہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اسی وقت اس کا سر قلم کیا۔"

بدقسمتی سے جب برصغیر پر انگریز مسلط ہوئے تو انہوں نے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے سینکڑوں فتنے کھڑے کئے۔ ان میں سب سے بدترین اور سب سے منحوس فتنہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا تھا۔ انگریز نے اسلام کی عمارت منہدم کرنے اور امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے اپنے خود کاشتہ پودے اور پالتو مرزا قادیانی کو اس مہم کے لئے منتخب کیا اور اس کی پروان چڑھاتے ہوئے اسے ہر طرح کا تحفظ فراہم کیا۔ یہ قادیانی ناسور آہستہ آہستہ پھیلتا گیا۔ اور اس نے تن آور درخت کی شکل اختیار کر لی۔

تقسیم سے قبل علماء حق اس فتنہ کے استیصال اور سرکوبی کے لئے سرگرم عمل رہے۔ ان سے جتنی کوشش اور جدوجہد ممکن تھی اس میں انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ناسازگار حالات میں مسیلمہ پنجاب اور اس کی ذریت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر میدان میں ان کو شکست فاش دی۔ پاکستان بننے کے بعد یہ ٹولہ پاکستان میں منتقل ہو کر امت محمدیہ کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کی کوششوں میں مصروف ہو گیا جس کے رد عمل میں امت مسلمہ نے متفقہ طور پر تحریک چلائی جسے ۱۹۵۳ کی تحریک مقدس ختم

مسیلمہ پنجاب کا کفر، فرعون کے کفر سے بڑھ کر ہے

علامہ کشمیریؒ

نبوت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس میں دس ہزار مسلمانوں نے ناموس ختم رسالت کے لئے اپنے خون کے نذرانے پیش کئے۔ ۱۹۷۴ء میں ان کے خلاف، دوبارہ تحریک چلی قومی اسمبلی کے اراکین نے علم کی بنیاد پر اور ٹھوس دلائل کی روشنی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مگر قادیانی اس فیصلہ کے علی الرغم اپنی ہٹ دھرمی اور ضد پر اڑے رہے۔ اور اپنے آپ کو حقیقی اور "خدائی مسلمان" لکھتے رہے اور کہتے رہے تا آنکہ ۲۶ اپریل ۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا جس میں ان کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روکا گیا

شرافت کا تقاضا تو یہ تھا کہ قادیانی اپنی بنیاد پر رہتے "آئینی ترمیم" اور "آرڈیننس" دونوں کو تسلیم

۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے اراکین نے علم کی بنیاد اور ٹھوس دلائل کی روشنی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

کر لیتے مگر انہوں نے بیرون ملک پاکستان کو بدنام کرنے کی کوششیں تیز کر دیں اور اسرائیل کے اشارہ پر اندرونی طور پر ملک کو توڑنے اور کمزور کرنے کے لئے باقاعدہ مہم شروع کر دی۔ ان دنوں صورت جبکہ سرحدوں پر حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو ان مار آستینوں سے نہایت ہی خبردار ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں (امت محمدیہ) سے اپیل کریں گے کہ وہ اس سیاہ فتنے کا ہر جگہ ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ ان کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو دینی بے حسی کی بنیاد پر مرزائی نواز ہیں اور ان کے حق میں بیان داغ رہے ہیں ان پر کڑی نگاہ رکھیں جہاں جہاں قادیانی کلیدی اسامیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چسپاں کر کے دھوکہ دے کر مسلم نوجوانوں کے حقوق پر شب خون مار رہے ہیں نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ جاگ جائیں۔ اس طرح سے

باقی صفحہ ۲۶ پر

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی

بنام

پنڈت جواہر لال نہرو

****

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کا ایک اہم خط جو کہ انہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بارے میں پنڈت جواہر لال نہرو سابق وزیر اعظم بھارت کو لکھا تھا۔ اسے کو نقل کر کے کتاب "مضامین رئیس الاحرار" سے بطور ریکارڈ شائع کیا جا رہا ہے۔

****

تسلیمات! آپ کا وہ بیان میری نظر سے گزرا جو اسلام کے چار بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے

جس میں آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں ختم نبوت کی تحریک تنگ نظری پر مبنی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے بیان کا یہ ترجمہ صحیح ہے یا نہیں۔ مجھے حیرت تو اس بات پر ہے کہ آپ نے ایک خالص مذہبی معاملے میں کس طرح اظہار خیال فرمایا۔ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت میں اس وقت تک نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ اس جماعت کے بنیادی عقائد پر یقین نہ رکھتا ہو۔ مثلاً کانگریس میں وہ شخص نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ اس جماعت کے بنیادی عقائد پر یقین نہ رکھتا ہو۔ مثلاً کانگریس میں وہ شخص نہیں رہ سکتا جو اس کی جماعتی ڈسپلن کو نہ مانتا ہو اسی بنا پر بہت سے سچے اور پکے کانگریسی کانگریس سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ چونکہ وہ کانگریس نظام کے پابند نہیں رہے حالانکہ وہ گاندھی جی کے تمام بتائے ہوئے راستوں کو صحیح سمجھتے ہیں مگر صرف ڈسپلن کے نہ ماننے کی وجہ سے وہ کانگریس سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ اسی لئے اسلام میں ہر وہ شخص بطور مسلمان کے رہ سکتا ہے جو اس کے بنیادی عقائد پر یقین رکھے۔ اسلام کسی فرقہ یا سوسائٹی کا نام نہیں بلکہ چند عقائد کا نام ہے جو ان کو سچے دل سے قبول کرے اور ان کا اقرار کرے۔

ختم نبوت کا مسئلہ کوئی پاکستان کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ تمام عالم اسلام کا بنیادی اور مشترک مسئلہ ہے

حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کی جائے

۲۔ مرنے کے بعد آخرت کا یقین رکھنا۔

۳۔ تمام پیغمبروں پر ایمان لانا خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ پر تشریف لائے ہوں۔

مرسلہ: مولانا رشید احمد لدھیانوی رحیم یار خان

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری پیغمبر ماننا کہ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔

جو شخص ان عقیدوں میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو گا وہ اسلام سے قطعی طور پر خارج سمجھا جائے گا اور نہ ہی مسلمانوں کی سوسائٹی میں مسلمان کہلا کر رہنے کا حق ہو گا جو شخص مسلمان ہوتا ہوا کسی معنی میں بھی اپنے آپ کو پیغمبر یا نبی کہے وہ اسلام کا باغی سمجھا جائے گا اور قانون اسلام میں وہ کافر و مرتد قرار دیا جائے گا۔

قادیانیوں کی جماعت ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس بنا پر غیر مسلم سمجھتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ چنانچہ قادیانیوں نے مسٹر جناح اور لیاقت علی کی نماز جنازہ میں اسی بنیاد پر شرکت نہیں کی کہ وہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

بالآخر خاندان کی بزرگ خاتون کے سامنے خاموش ہو رہے۔ اس طرح باقاعدہ منصوبہ بندی کے بعد مرزا ناصر احمد کا قادیانی مذہب کے خلیفہ ثالث ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

ناصر احمد کے برسراقتدار آنے کے بعد بھی صورت حال یہ تھی کہ جہاں بھی دونوں بھائی اکٹھے ہوتے مرزا رفیع احمد سے ہاتھ ملانے کے لئے قادیانی ٹوٹ پڑتے۔ اور خلیفہ صاحب (ناصر احمد) کو کوئی پوچھتا بھی نہ۔ یہ صورت حال "خلیفہ" کے لئے بڑی پریشان کن تھی چنانچہ انہوں نے رفیع احمد کی مقبولیت قادیانیوں میں ختم کرنے کے لئے اپنے برسراقتدار گروہ کی مدد سے منصوبہ بندی کر کے کارروائی شروع کی۔ پہلے تو رفیع احمد کو جوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کی صدارت سے ہٹا دیا گیا۔ پھر اجتماعات اور جلسوں میں تقاریر کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اس کے بعد نماز میں امامت کرنے سے روک دیا گیا۔ بعد ازاں کسی قادیانی کا نکاح پڑھانے کی بھی ممانعت ہو گئی۔ قادیانیوں کو انہیں کسی تقریب میں بلانے سے بھی روک دیا گیا۔ انتہا یہ کہ اگر کوئی قادیانی ان سے ملتا تو اسے سرزنش کی جاتی کہ رفیع احمد سے ملنا خلیفہ کی ناراضگی اور عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ چنانچہ مرزا ناصر احمد کی زندگی کے آخری دور میں تو رفیع احمد بالکل نظر بند تھے اور زبان و تحریر پر مکمل پابندی تھی۔ قادیانی اپنی تنظیم کے خوف سے ان سے پبلک میں ملنے سے اجتناب کرتے تھے۔ شوگر کے مرض سے ناصر احمد کی صحت اکثر خراب رہنے لگی تھی پھر ان کی بیوی کی وفات نے اور بھی ان کو نڈھال کر دیا۔ مگر یار لوگوں، حواریوں اور چمچوں نے انہیں اس بڑھاپے میں دوسری شادی ایک کنواری ڈاکٹر سے کرنے پر اکسانا شروع کیا۔ ان چمچوں کے سرخیل (مولوی) عبدالمالک تھے۔ ستر پچھتر سال کی عمر میں کنواری لڑکی سے شادی کے خلاف مریدوں میں کسی ممکنہ ردعمل کو روکنے کے لئے قادیانی سرکاری گزٹ "الفضل" میں متواتر مولوی عبدالمالک اور دیگر بزرگان کے کشف اور خواب اور استخاروں کے نتائج اور بشارتیں "حضرت صاحب" کی دوسری شادی کی حمایت میں شائع ہونے لگے۔ اور اس مہم کے فوراً بعد اس عالم ضعف و پیری میں کنواری نئی نویلی دلہن "سے دھوم دھام سے شادی ہو گئی۔ مگر صحت ساتھ نہ دے پائی اور کچھ دنوں بعد ہی ناصر احمد اس قسم کے خطبے اور وعظ کرنے لگ گئے کہ اصل چیز تو روحانی محبت ہوتی ہے جسمانی محبت کوئی چیز نہیں۔ مگر افسوس کہ جسم پھر بھی تیزی سے انحطاط پذیر ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ شادی کے صرف ۳ ماہ بعد ہی داعی اجل کا بلاوا آ گیا۔ اور مولوی عبدالمالک اور دیگر چوٹی کے قادیانی بزرگوں کے کشوف، استخارے اور بشارات دھرے رہ گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

جب ناصر احمد آنجہانی ہوئے تو مسلسل پابندیوں کے باعث رفیع احمد کو جماعت میں بالکل ایک اچھوت کا درجہ حاصل ہو چکا تھا۔ چنانچہ اب جو قادیانی خلافت کا انتخاب ہوا تو اس میں انہیں بولنے تک کی اجازت نہ دی گئی۔ پھر بھی انہوں نے خلافت کے انتخاب کے طریق کار پر سخت احتجاج کیا۔ لیکن صدر (جوان کے بڑے بھائی مرزا مبارک احمد تھے) نے ان کو ذلیل کر کے باہر نکال دیا۔ نکلنے سے پہلے انہوں نے اس صورتحال کی طرف مشہور قادیانی اور مرزا غلام احمد کے پرانے "صحابی" سر ظفر اللہ خاں کی توجہ مبذول کرا کے فریاد کی۔ اس پر ظفر اللہ خاں نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا مگر ان کے ارگرد دوسرے لوگوں نے انہیں سختی سے بولنے سے روک دیا۔ ساتھ ہی قادیانی گرگ "مولوی عبدالمالک خاں" نے قادیانی رضاکاروں کو اشارہ دیا اور بظاہر یوں کہا کہ چوہدری صاحب کو خدام (رضاکار) عزت سے لے جائیں۔ اس سگنل پر بوڑھے ظفر اللہ چوہدری کو رضاکاروں نے کار میں ڈالا اور باہر لے گئے۔ رفیع احمد نے بھی باہر نکل کر جگہ جگہ قادیانیوں سے خلیفہ کے انتخاب کے طریقہ کے خلاف خطاب کیا۔ لیکن جلد ہی قادیانی رضاکار انہیں بھی گھیرے میں لے کر ان کی رہائش گاہ لے گئے۔ جہاں انہیں کافی عرصہ تک نظر بند رکھا گیا حتیٰ کہ مرزا طاہر احمد کی "خلافت رابع" کا اعلان ہو۔ قادیانی تک پہنچ گیا۔ اور سب سے بیعت فارم پر کرا لئے گئے۔

مرزا طاہر احمد پیپلز پارٹی کا بڑا سرغنہ تھا ۱۹۷۰ء میں قادیانیوں نے جو پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا وہ سب اسی کی انگیخت پر تھا۔ اس کی غنڈہ گردی سے قادیانی بھی بہت خائف رہتے تھے۔ اگر کوئی قادیانی اس کی حرکتوں پر آواز اٹھاتا تو اسے بہت تنگ اور ذلیل کر کے ربوہ سے نکلوا دیتا۔ پیپلز پارٹی کے دور میں جب اس نے حد سے زیادہ من مانی شروع کر دی تو ذوالفقار علی بھٹو بھی اس سے تنگ آ گئے۔ جس کا خمیازہ سب قادیانیوں کو بھی بھگتنا پڑا۔

مرزا رفیع احمد، طاہر احمد کے دور میں اور بھی گوشہ گمنامی میں چلے گئے ہیں۔ ان کی ناکامی کی بڑی وجہ ان کی پست ہمتی، بزدلی اور طبیعت میں استقلال نہ ہونا ہے یہ بولتے تو ہیں مگر ڈر کے دب بھی جاتے ہیں لوگوں کا گروہ جو ان کا ساتھ دیتا ہے۔ اسکی معیت میں بھول جاتے ہیں۔ کئی قادیانیوں کو صرف ان کا ساتھ دینے کے جرم میں بہت تنگ اور ذلیل کر کے ربوہ سے نکالا گیا اور بائیکاٹ کیا گیا۔ مگر انہوں نے کسی کی خیر خبر نہ لی نہ ٹھوس مدد کی۔ سیاسی طور پر ولی خاں اور ان کی نیشنل عوامی پارٹی کے بڑے حامی ہیں۔ نظریاتی اور مذہبی طور پر بہت رجعت پسند کٹر متعصب قادیانی [illegible] کا قول ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف نبی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب نبیوں سے افضل نبی تھے۔ بہرحال انکا وجود قادیانیوں کی باسی کڑھی میں کبھی کبھی ابالے کا کام دیتا ہے۔ سر ظفر اللہ کی تدفین کے موقعہ پر "اہلبیت" کے ساتھ ان کی قبر بنانے پر انکا پرزور احتجاج مشہور ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ "ذریت مرزا" کو عام انسانوں سے بالا مخلوق، سمجھتے ہیں۔ اور مساوات محمدی کے قائل نہیں۔ پچھلے سال کافی عرصہ کی گوشہ نشینی کے بعد لندن میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز وہ اچانک پہنچ گئے قادیانی ان کو بڑھ بڑھ کر ملنے لگے اس پر قادیانی الاہرین نے

باقی صفحہ ۲۶ پر

قادیانیوں کی متنازعہ فیہ شخصیت

مرزا رفیع احمد

مرزا رفیع احمد قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد
ادیانی کے پوتے اور اسی سلسلے کے "خلیفہ دوم" مرزا
شیر الدین محمود احمد کے بیٹے ہیں بشیر الدین محمود نے
ل سات شادیاں کیں جن میں سے چوتھی کے بطن سے
فیع احمد تولد ہوئے۔ قادیانی اپنے بانی کی سب اولاد

محمد مسلم بھیروی

ہ پرستش کی حد تک عقیدت و احترام کرتے ہیں
ر ان کو "اہلبیت" اور "خاندان نبوت" کے خطابات
ے نوازتے ہیں۔ ان میں مرزا بشیر الدین کی اولاد سے
صوصی عقیدت رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کے
خلیفہ دوم" ہونے کے علاوہ "مصلح موعود" ہونے
ے مدعی بھی تھے۔ ضمناً یہ ذکر بھی کردوں کہ قادیانی تنظیم
ے قادیانیوں کے لئے بچپن سے ہی امتحانات اور
بلاسوں اور اجتماعات کے ذریعہ ایسا پروگرام بنا رکھا
ے کہ ان کے دلوں میں مرزا صاحب کے خلفاء اور ان کی
ولاد کا عقیدت و احترام پیدا کیا جائے۔ چنانچہ اجلاسوں
ں بچوں سے زبانی سوال جواب اور امتحانی پرچوں کے ذریعہ
زا صاحب کی اولاد کے نام ضرور پوچھے جاتے ہیں، اور
گر کوئی بغیر القاب کے نام لکھ دے تو اس کو سخت سرزنش
رکے بے عزت کیا جاتا ہے یعنی اگر بچوں کے نام اظہر احمد
ر خلیل احمد ہیں تو قادیانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ
ن کے نام بھی "حضرت مرزا اظہر احمد صاحب" اور
حضرت مرزا خلیل احمد صاحب" لکھے گا اور بولے گا ورنہ
س کا ایمان کمزور اور اس کیلئے جہنم کی وعید ہے۔

مرزا رفیع احمد کو قادیانی گروہ میں خاص شہرت مرزا بشیر الدین محمود کی طویل علالت کے دوران ملی ۱۹۵۳ء کی عظیم تحریک کے بعد مرزا بشیر الدین محمود پر ۱۹۵۴ء میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ ازاں بعد ان کی صحت بگڑ گئی پھر مالیخولیا ہو گیا۔ بالآخر فالج کا حملہ ہوا۔ اس طرح ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۵ء تک ۱۱ سال وہ سخت تکلیف دہ امراض ذہنی و جسمانی کا شکار ہو کر بالآخر چل بسے۔ یہاں قارئین کے لئے یہ بیان کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہو گا کہ بانی قادیانی مذہب نے فالج کی بیماری کو اپنے مخالفین کے لئے عذاب اور خدائی کارروائی بیماری لکھا ہے۔

مرزا بشیر الدین پر خدائی مار

مرزا بشیر الدین کی اس ۱۱ سالہ لمبی بیماری نے انہیں عملی طور پر بالکل نکارا بنا دیا تھا۔ وہ تقریر کرتے کرتے بچوں کی طرح رونا شروع کر دیتے تھے یا بے وجہ ہنسنے لگتے اور ہنستے چلے جاتے۔ اسی طرح بات بے بات پر سخت غصے میں آجاتے اور گندی گالیاں دینے لگ جاتے۔ اس نازک دور میں قادیانی مذہب کی ڈولتی کشتی کو اگر کسی نے سنبھالا دیا تو وہ مرزا رفیع احمد ہی تھے۔ انہوں نے دن رات قادیانیوں میں دورے کیے اور تقریریں شروع کیں۔ ان کی تقریریں اپنے والد کے صحت مند دور کی طرح بڑی لچھے دار، مریدوں کے لئے حکومت و اقتدار ملنے کی بشارت اور مخالفین کے لئے رسوائی پر مبنی وعید پر مشتمل ہوتی تھیں چنانچہ جلد ہی قادیانی نوجوانوں میں بہت مقبول ہو گئے اور تقریباً

جوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کے صدر بن گئے ان کی شہرت اور مقبولیت اتنی بڑھ گئی کہ سب قادیانیوں کی زبان پر آئندہ خلیفہ کے لئے ان کا نام آنے لگا۔ قادیانیوں کی اکثریت خصوصاً نوجوان طبقہ بہت گرویدہ تھا۔ دوسری طرف جماعت کی تنظیم کے اعلیٰ عہدیداروں اور علاقہ جات کے امراء کی اکثریت ریٹائرڈ افسران اور معمر لوگوں پر مشتمل تھی اور خلیفہ کے لئے ووٹ کا حق ان لوگوں کے پاس تھا۔ ان معمر لوگوں کو نوجوان قیادت ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ اس لئے انہوں نے اندر ہی اندر مرزا بشیر الدین کے بعد قادیانی خلافت کے لئے ان کے بڑے بیٹے مرزا ناصر احمد کو آگے لانے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی شروع کر دی۔ مرزا ناصر احمد، رفیع احمد سے ۲۰ سال بڑے تھے۔ اور اپنے والد کی رحلت کے وقت ۵۶ برس کے تھے اس طرح مرزا بشیر الدین محمود کی رحلت کے وقت صورتحال یہ تھی کہ قادیانی گروہ کی اکثریت تو مرزا رفیع احمد کے ساتھ تھی۔ لیکن برسر اقتدار طبقہ مرزا ناصر احمد کو خلیفہ بنانا چاہتا تھا۔ خلافت کے انتخاب کے لئے برسر اقتدار نمائندے ربوہ کے قصر خلافت میں جمع ہو گئے۔ مرزا رفیع احمد بہر حال اکثریت کے بل بوتے

> قادیانیوں میں
> ذریت مرزا" کو عام انسانوں
> سے بالاتر سمجھا جاتا ہے۔

پر اپنی خلافت کے بارے میں بہت پر امید تھے لیکن برسر اقتدار گروہ نے ایک اور چال چلی۔ انہوں نے مرزا غلام احمد کی بڑی صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم کو پٹی پڑھائی کہ مرزا ناصر احمد اور رفیع احمد میں اختلاف سے "خاندان نبوت" میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اسی لئے بڑا بھائی ہونے کے ناطے رفیع احمد مرزا ناصر احمد کے حق میں دستبردار ہو جائیں۔ اس بات کی خاندان کے بعض نوجوان افراد نے (جن میں موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد پیش پیش تھے) شدید مخالفت کی۔ لیکن

تاریخی مباہلہ

منظور احمد شاہ مانسہرہ

اگر کسی امر کے حق و باطل میں نزاع ہو جائے اور دلائل سے نزاع ختم نہ ہو تو پھر ان کو یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ سب مل کر اللہ سے دعا کریں جو اس امر میں باطل پر ہو۔ اس پر خدائے تعالیٰ کی طرف سے وبال اور ہلاکت پڑے اور جھوٹے پر قہر نازل ہو جو شخص باطل پر ہو گا اس کا خمیازہ بھگتے گا۔ اسی وقت جھوٹے اور سچے کی تمام حالت سب کے سامنے واضح ہو جائے گی۔ اس طور پر دعا کرنے کو مباہلہ کہتے ہیں۔ ایسا ہی واقعہ آج سے بیالیس برس پہلے موضع چھگلا میں پیش آیا جو کہ تحریر کیا جا رہا ہے۔ آپ مانسہرہ سے اگر بالاکوٹ کی طرف جائیں تو "عطر شیشہ" کے قریب ایک گاؤں چھگلا نامی ہے جس میں اکثر آبادی سادات کی ہے۔ اس قصبہ میں سب سے پہلے عبدالرحیم شاہ نامی ایک شخص نے مرزائیت قبول کی اور مرزائیت کا مبلغ بن کر مرزائیت کی تشہیر شروع کر دی لیکن علماء کرام نے ہر دور میں باطل کے خلاف زبان و سنان سے جہاد کیا اور ضرورت پڑی تو اس سلسلے میں دار و رسن کو چوم کر حق کا پرچار کیا۔ ایسا ہی سلسلہ یہاں بھی ہوا۔ خدا کی شان ہے اس علاقہ میں علماء حق علماء دیوبند کثیر تعداد میں تھے۔ خاص کر چھگلا میں بھی مولانا قاضی عبداللطیف فاضل دیوبند سے اکثر و بیشتر مرزائیوں کا مباحثہ چلتا رہتا تھا۔ شدہ شدہ معاملہ مباہلے تک پہنچا طے یہ پایا کہ تین تین آدمی دونوں طرف سے لئے جائیں۔ مسلمانوں کی جانب سے تین علمائے کرام تھے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب فاضل دیوبند امام مسجد منڈ جیار۔

۲۔ حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب فاضل دیوبند امام مسجد عطر شیشہ

۳۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب امام مسجد چھگلا فاضل دیوبند۔

مرزائیوں کی جانب سے (۱) عبدالرحیم شاہ (۲) غلام حیدر (۳) عبدالرحیم عرف حکیم چنے گئے۔

یہ تاریخی مباہلہ ۲۷ فروری ۱۹۴۳ء کو جمعہ کے دن طے پایا گیا اور ارد گرد کے مضافات میں بھی اطلاعات بھیج دی گئیں۔ عوام کا عظیم اجتماع حق و باطل کے اس معرکے کو دیکھنے کے لئے امنڈ آیا اور جگہ بھی ایسی منتخب کی گئی جو کہ علاقہ کا مشہور و ترین مزار تھا۔ جو "غازی بابا" کے نام سے مشہور ہے۔ مباہلہ شروع ہونے سے قبل حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب نے مباہلہ کی حقیقت بیان کی اور غرض و غایت سے عوام کو روشناس کرایا۔ نیز قادیانیت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جبکہ مرزائی مرزا قادیانی کو بھی نبی مانتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں جبکہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ انتقال کر چکے ہیں اور مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ کی جگہ "مسیح" بن کر آیا ہے۔ ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ سب مل کر عاجزی، زاری اور خلوص سے دعا کریں کہ جس کا عقیدہ غلط ہے اور جو باطل پر ہے خداوند قدوس اس پر ہلاکت کی صورت میں اور ایک سال کے اندر اندر عذاب نازل کرے اور سخت سزا دے۔

چنانچہ تمام حاضرین نے اپنے سروں کو ننگا کر کے دعا شروع کر دی اور ۳۰ منٹ لگاتار دعا ہوتی رہی اور مجمع سے آمین آمین کی آواز آتی رہی۔ دعا کے درمیان غلام حیدر نامی قادیانی پر غشی کا دورہ پڑا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس کو ہوش میں لانے کے بعد کھڑا کیا اور حوصلہ دیا۔ ایک دوسرا قادیانی عبدالرحیم جو دوکاندار تھا اور مباہلہ میں شریک تھا اسی دعا کے دوران کہنے لگا کہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس جو ہم میں جھوٹا ہے اس کو پاگل کر دے تاکہ دیکھے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ اور دوسروں کو بھی عبرت ہو۔

راقم الحروف سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہٗ نے بیان فرمایا کہ مباہلہ سے قبل میں نے عبدالرحیم شاہ قادیانی سے جو وہاں مرزائیوں کا سرغنہ تھا کہا کہ "آؤ تم اور میں ایک آسان طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ جو چیڑ کے بلند و بالا درخت ہیں ان درختوں پر چڑھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اوپر بلندی سے چھلانگ لگاتے ہیں جو سچا ہو گا وہ بچ جائے گا اور جو جھوٹا ہو گا وہ نیچے گرتے ہی مر جائے گا۔ لیکن عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس بات سے بالکل انکار کر دیا۔ اور کہا کہ نہیں ہم مباہلہ ہی کریں گے۔

اب سنئے! مباہلہ کرنے والے قادیانی لوگوں کے ساتھ کیا بیتی اور ان کا انجام کیا ہوا۔ عبدالرحیم قادیانی نے دوران مباہلہ خود کہا تھا کہ خدا جھوٹے کو پاگل کر دے ایک ماہ کے بعد وہ پاگل ہو گیا اور اول فول بکنے لگا۔ قریب "جابہ" نامی بستی میں فوج کا کیمپ تھا۔ وہ وہاں بغیر اجازت داخل ہوا اور شور شرابا شروع کر دیا۔ انگریز کمانڈر تھا۔ اس نے عبدالرحیم قادیانی کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا اور کافی دنوں تک جیل میں قید رہا۔ جب جیل سے رہا ہوا تو خود کہنے لگا کہ میں نے مرزا قادیانی کو سور کی شکل میں دیکھا ہے اور قادیانی عقیدے کو ترک کر کے

باقی صفحہ ۲۶ پر

نبوت کا دھندا

مجلس مشاورت کی روداد اقتباسات کی زبانی

قادیانی مجلس مشاورت کا فیصلہ بھی سامنے آیا کہ امسال "مرزا فیصل اور مرزا طاہر کی تنخواہ میں اضافہ نہیں ہوگا" میرے خیال میں تو یہ فیصلہ ظالمانہ ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ روزمرہ کی ضروریات کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔ تنخواہ کا نہ بڑھانا بہت بڑا ظلم ہوگا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس فیصلے کو قادیانی سربراہ۔ مرزا طاہر تسلیم کرتے ہیں یا ٹھکرا دیتے ہیں۔ اگر وہ اس پر راضی ہو جائیں تو قادیانی امت پر بڑا احسان ہوگا۔ قادیانی یہ سمجھیں گے ان پر سے بوجھ ہلکا ہوا۔ لیکن دوسرے فیصلے میں بتایا گیا ہے کہ بجٹ میں ۱۰ فی صد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا سد باب کرنے کے لیے اضافہ کیا گیا ہے۔

آجکل پڑھے لکھے قادیانی نوجوان دھماچوکڑیوں سے واقف

★★★★★★★★★★★★★★★★★

غور و فکر

★★★★★★★★★★★★★★★★★

ہیں اور مذہبی خانہ بدلتے ہوئے حالات کا علم رکھتے ہیں اندر ہی اندر کُڑھتے ہوں گے۔ تنخواہ نہ بڑھائی تو کون سی حیرت کی بات ہے کسی اور چندے کے لیے اپنی جیب کو تیار کر لو۔

قادیانی امت اس راز فیصلی سے یقیناً بے خبر نہیں کہ آج مرزا طاہر کا شمار بھی پاکستان کے ۲۲ خاندانوں میں ہوتا ہے جو ملک کے امیر ترین افراد میں سے ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ ۲۲ خاندانوں کا چیئرمین ہے۔ رائل فیصلی کی آمدنی کا حساب اگر کوئی لگائے تو شاید ہی گن سکے۔ جاگیریں اتنی وسیع ہیں کہ تصور نہیں کر سکتے لیکن پوچھا جائے کہ اس دولت و جاگیر میں غریبوں کا کتنا حصہ ہے تو وہ صفر ہوگا۔

سوچنے والے سوچتے ہوں گے یہ تمام جاگیریں اور دولت کے انبار بھی نام نہاد نبوت کے نام پر کمائے ہیں۔۔۔ مرزا قادیانی جو خود کسی زمانے میں سیالکوٹ کی کچہری میں ملازم تھا جب نبوت کا ڈنکا بجانا شروع کیا تو منی آرڈر پر منی آرڈر آنے شروع ہو گئے۔ وصول کرنے والا گر کر تا ۵ اور ۵۰ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ کہکر نہ جانے کتنے روپے لوگوں سے فراڈ کر کے اینٹھ

عبدالرحمن یعقوب باوا

لیے۔ "نبوت کا دھندا" بڑا منافع بخش نکلا۔ اسی کی برکت سے آج یہ ساری جاگیریں نظر آرہی ہیں۔

قادیانی امت سے معذرت کے ساتھ کہ میں نے "نبوت کا دھندا" کے الفاظ استعمال کیے۔ اگر انہیں شکایت ہے تو پھر اپنے مفتی جی سے کریں۔ کیونکہ ۱۹۰۵ء میں مفتی کاذب قادیانی جو قادیان کے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے: مرزا بشیر الدین محمود کے امتحانی فارم میں جہاں باپ کے پیشے کا خانہ ہوتا ہے وہاں لفظ "نبوت" لکھا تھا۔ یہ امر اس کو واضح کرتا ہے کہ مرزا قادیانی اس وقت "نبوت کا دھندا" کرتے تھے۔

نبوت کا دھندا خوب چلا پھر یہ دکان جو اب رائل فیملی کی "لمیٹڈ کمپنی" ہے اور اس کے منیجنگ ڈائریکٹر مرزا طاہر اس کمپنی کا "مجمل سیاہ و سفید" اختیار رکھنے والا ہے مگر اس کی تنخواہ نہ بڑھانا حیرتگی کی کوئی بات نہیں۔

اس مجلس مشاورت نے مزید سرمایہ جوڑنے کی ایک نئی اسکیم جاری کی ہے۔ جس کو "بلال فنڈ" کہا گیا ہے۔ یہ فنڈ ان قادیانی خاندانوں کے لیے اکٹھا کیا جا رہا ہے جو اس لمیٹڈ کمپنی کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے عجیب بات ہے کہ مارے جائیں رائل فیملی کے مفاد میں اور روپیہ نکلے قادیانی

امت کی جیب سے ——— اصولی طور پر معاوضہ رائل فیملی کو ادا کرنا چاہیے۔ اگر رائل فیملی یہ ذمہ داری قبول نہیں کرتی تو قادیانیوں کو غور کرنا ہوگا کہ ایسے دھندے میں کیوں اپنی جانیں ضائع کریں۔

بقیہ: مرزا قادیانی اور انگریزی اقتدار

اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے (شہادۃ قرآن ص۸۶)

مرزا صاحب نے اس سلسلہ میں کس قدر خدمات انجام دیں اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں تاہم دو حوالے سامنے رکھ لیجیے! "میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب ص۲۵)

پچاس الماریاں شاید اتنی بڑی ہوں گی کہ ان میں پچاس ہزار کتابیں سما سکیں کیونکہ مرزا صاحب کے بقول پچاس ہزار کتابیں لکھیں ہیں!

مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے۔ اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے" (ستارہ قیصرہ ص۳)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

چند حقائق
چند دلائل

مرزا قادیانی اور انگریزی اقتدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسٹر رشید احمد چودھری صاحب۔ یہ تو تھا مرزا قادیانی کے خاندان کا حال۔ اسی تعلق و مودت کی بناء پر مرزا صاحب نے انگریزوں کے ساتھ محبت و مودّت۔ اطاعت و تابعداری شکر گزاری و یہی خیر خواہی احسانات و انعامات، رحمت و برکت کا ہر طرف ڈنکا بجایا۔ انگریزوں کو سایہ رحمت ایزدی قرار دیکر ان کی اطاعت کے گن گائے گئے۔ ان کے لئے بدل و جان خیر خواہی کرا اور ان کے لئے صدق دل سے دعائیں کر کے مسرت و شادمانی کا اظہار کیا گیا۔ ان کی حمایت و نصرت، اعانت و تائید کے لئے کتابوں پر کتابیں، اشتہارات، رسائل و جرائد لکھے اور تقسیم کئے گئے۔ ان کے فوجیوں کے لئے چندہ کی اپیلیں کی گئیں انہیں اولی الامر قرار دیکر ان کی سچی اطاعت کی نصیحت و وصیت کی گئی۔ اپنے مخالف مسلمانوں کے مقابلے میں ان انگریزوں کو ہزار درجہ بہتر سمجھا گیا۔ دین کے دو حصے بنا کر ایک حصہ انگریزوں کی اطاعت کے لئے خاص کر دیا گیا۔

یہ کن کے لئے تھا؟ ان کے لئے جو خدا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر و باغی تھے یہ اس گورنمنٹ کی بات ہے جو مسلمانوں کے خلاف میدان عمل میں اتر چکی تھی۔ جو مسلمانوں کو زیر کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ جو مسلمان علماء اور عوام کو درختوں پر لٹکانے سے بھی باز نہیں آتے تھے۔ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس پر نہایت گندے الزامات سے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے تھے۔

مگر مرزا صاحب۔ ان مسلمانوں کو جو انگریزوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہے تھے۔ اپنے دین اور شعائر کی حفاظت کر رہے تھے انہیں خدا اور رسول کا باغی قرار دینے پر تلے ہوئے تھے انہیں وحشی کہا جا رہا تھا۔ انہیں نادان ظالم وغیرہ کے الفاظ سے کوسا جا رہا تھا۔

رشید احمد قادیانی نے ثبوت مہیا کرنے پر بڑا زور دیا ہے اگر ہم ان تمام عبارتوں کو مرزا صاحب کی کتابوں سے نقل کر کے انہیں اپنی مکروہ شکل دکھا دیں تو بھی شاید انہیں عبرت حاصل نہ ہو کیونکہ وہ ہم سے زیادہ ان کتابوں کو پڑھتے اور اسکی گویا تلاوت کرتے ہیں۔ اس پر اسی طرح ایمان و ایقان رکھتے ہیں۔ جس طرح مسلمان قرآن کریم پر ایمان و ایقان رکھتے ہیں۔ مگر سوچنے کی فرصت نہیں۔ یا مہر خداوندی ان کے دلوں پر لگ چکی ہے۔ تاہم ان کی تسلی کے لئے چند حوالے پیش خدمت ہیں۔

محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

شاید کہ ترے دل میں اتر جائے میری بات

انگریزوں کی اطاعت کے سلسلے میں مرزا صاحب کے چند فرمودات ملاحظہ کیجئے!

۱۔ میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش سے اس بات میں مصروف رہے کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں اور اسکی اطاعت کی فرضیت کو دلوں میں جما دیں۔ مجموعہ اشتہارات سوم ص۱۲

۲۔ میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔ (مجموعہ اشتہارات سوم ص۱۲)

۳۔ گورنمنٹ متوجہ ہو کر سوچے کہ یہ مسلسل کارروائی جو مسلمانوں کو اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام برابر اٹھارہ برس سے ہو رہی ہے (ایضاً سوم ص۱۱)

۴۔ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور کس طرح بار بار ان کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں۔ (ایضاً ص۱۹)

۵۔ مرزا صاحب کے پانچ بڑے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:۔

چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جسکے زیر سایہ ہم ہیں یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اسکی اطاعت میں مشغول رہنا۔ (ص۲)

۶۔ مرزا صاحب گورنمنٹ انگریزی کو ایک عاجزانہ درخواست دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے مرید وغیرہ ایسے ہو جائیں کہ:

یہ اپنی گورنمنٹ محسنہ کی ایسی اطاعت کریں گے دوسروں کے لئے نمونہ بن جائے۔ (ایضاً ص۱۳)

۷۔ مرزا صاحب گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت و نصرت کو فرض سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:۔

ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے قول و فعل سے اور ہر طرح سے اس گورنمنٹ برطانیہ کی نصرت کریں کیونکہ ہم اس گورنمنٹ کے مبارک قدم سے پہلے ایک جلتے تنور میں تھے۔ یہی گورنمنٹ ہے جس نے ہمیں باہر نکالا۔ اس خیال سے جو میرے دل پر مستحکم جما ہوا ہے۔ اعجاز المسیح میں بھی یعنی اس کے ص۵۳ میں جہاد کی مخالفت اور گورنمنٹ مبارکہ کی اطاعت کے بارے میں شد و مد سے لکھا گیا۔ (ایضاً ص۴۲)

۸۔ مرزا صاحب اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ:۔

نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ کی پوری اطاعت کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے (ایضاً ص۵۴)

۹۔ میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرتا رہوں (ص۶۵)

۱۰۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ملکہ برطانیہ کے جشن جوبلی پر

نہایت تزک و احتشام کے ساتھ جلسہ منعقد کیا اس کے لئے اشتہارات شائع کئے اور دعا وغیرہ کی۔ ایک اشتہار میں گورنمنٹ کو یہ بتانا بھول گئے کہ ہم نے لوگوں کو آپ کی اطاعت کی ترغیب دی ہے۔ چنانچہ دوسرا اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا کہ۔

میں پہلے اپنے بیان میں یہ ذکر بھول گیا تھا کہ اس تقریب جلسہ میں ۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو ہماری جماعت کے چار مولوی صاحبان نے عام لوگوں کو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلہا کی اطاعت اور سچی وفاداری کی ترغیب دی۔

(ایضاً دوم ص۴۳۸)

ملاحظہ کیجئے! انگریزی حکومت کی اطاعت کے لئے کس کس طرح ترغیب دی جا رہی ہے اور فرض بتلایا جا رہا ہے کوئی یہ سمجھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے طور پر اس کا حکم فرمایا کرتے تھے بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے۔ مرزا لکھتا ہے:۔

ہمارے لئے اللہ اور رسول کے حکم سے گورنمنٹ ہذا کے زیر اطاعت رہنا اپنا فرض ہے اور بغاوت کرنا حرام اور جو شخص بغاوت کا طریق اختیار کرے (یعنی جہاد کرے) یا اس کے لئے کوئی منصوبہ بناوے یا ایسے مجمع میں شریک ہو یا رازدار ہو تو وہ اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی کر رہا ہے۔ اور جو کچھ اس عاجز نے گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیرخواہ بننے کے لئے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے وہ سب سچ ہے" (ایضاً حصہ دوم ص۴۶)

مرزا صاحب کی یہ کارروائی اور انگریزوں کی اس قدر تعریف صرف زبانی جمع خرچ نہ تھی بلکہ یہ ان کا عقیدہ تھا چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

"اے نادانو! گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میری قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لئے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے ہمارا یہی عقیدہ ہے جو ہمارے دل میں ہے"

(ایضاً حصہ دوم ص۳۶۷)

مرزا صاحب کے نزدیک واجب التعظیم و الاطاعت بھی یہی گورنمنٹ تھی۔ ملاحظہ ہو!

"میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکرگزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے" (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم ص۲۱۵)

مرزا صاحب گورنمنٹ برطانیہ کو ابر رحمت قرار دیتے تھے۔ دیکھئے!

"خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لئے بھیجا۔ پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر نہ بجا لاویں۔ اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل و جان اور رگ و ریشہ میں منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ میں اپنی جان دینے کے لئے تیار رہے"

(ایضاً حصہ ص۱۰)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے دور سے اس مبارک گورنمنٹ کو ہماری نجات کے لئے ابر رحمت کی طرح بھیج دیا"

(ایضاً ص۲۱۹)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں۔

"انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو"

(ایضاً ص۱۵)

مرزا صاحب کا یہ عقیدہ نیا نہیں بلکہ بہت پرانا تھا۔ جو خاندانی وراثت کے طور پر حاصل ہوا تھا۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"میرا قدیم سے عقیدہ ہے میں نے اس کو بار بار کہا کہ ہم اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتے ہیں اور دلی وفادار اور دلی شکرگزار ہیں" (ایضاً حصہ دوم ص۳۶۷)

اس لئے مرزا صاحب نے اپنے مذہب کے دو حصے کر رکھے تھے۔ خود لکھتے ہیں:۔

میرا مذہب جس کو بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ

باقی ص۲۳ پر

بقیہ: احسان و سلوک سے

...اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو سکے، اس کے بھی مراتب ہیں بعض اس درجہ ترقی کر جاتے ہیں کہ کسی وقت اس کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، سوتے جاگتے چلتے پھرتے ہر حال میں یاد رکھتے ہیں۔

"لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة"

یہ چیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے ایسی حاصل ہو جاتی تھی کہ کہیں رہیں، دنیا کے کسی کاروبار میں مشغول ہوں اس کی یاد سے غافل نہیں ہوتے تھے۔

یاد دو طرح کی ہوتی ہے ایک لفظ "اللہ اللہ" یعنی اسم ذات کی یاد لفظ اللہ الرحمٰن وغیرہ اسم جو کم مرتبہ کا ذکر ہے۔ دوسرا ذکر مسمّی کا ذکر ہے مسمّی ذات مقدسہ ہے جو رازق ہے جس نے آسمان و زمین پیدا کیا ہے، ذات اور مسمّی کا ذکر اصل اور اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے۔ جو بہت محنت سے حاصل ہوتا ہے۔ جب قلب میں اس کا رسوخ پیدا ہو جاتا ہے تو اسے "ملکہ یادداشت" کہتے ہیں اس کے بعد ذکر سے غفلت نہیں ہوتی۔ جب یہ "ملکہ یادداشت" کسی اللہ کے بندے میں پیدا ہو جاتا ہے تو اسے اجازت دے دی جاتی ہے، میں آگا منزجم فہرست ۱۷ بنگال و آسام کے، ایک بخاری صاحب اور ۸ بہار کے لوگوں کو اجازت دیتا ہوں، جنہوں نے محنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے مگر اس سے آدمی میں کبر اور گھمنڈ نہیں پیدا ہونا چاہیے۔ عبادت میں ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے جتنا بھی آگے بڑھیں گے اتنا ہی ڈرنا ضروری ہوگا۔

فلا يأمن مكر الله الا القوم الخسرون۔

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اس کی رحمت مانگنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا خوف و خشیت پیدا ہونی چاہیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی تقدس کے باوجود

سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے خوف کھایا کرتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رات کے وقت تہجد پڑھنے میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہانڈی کے پکنے سے آتی ہے اس طرح حضورؐ راتوں کو رویا کرتے تھے۔ کسی وقت مطمئن نہیں ہونا چاہیے ہر وقت ڈرنا چاہیے جب تک ایمان پر خاتمہ نہ ہو جائے، کسی کو حقارت سے نہ دیکھا جائے، سب سے مل جل کر رہے، محبت کے ساتھ رہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے، یاد باری تعالیٰ سے غافل نہ ہو۔

بقیہ: مرزا رفیع

رضاکاروں کے ذریعہ انہیں وہاں سے ہٹا دیا اور قادیانیوں کو خبردار کیا کہ اس شخص سے ملنا "اللہ کے خلیفہ" کی ناراضگی کا باعث ہے۔

قادیانی تنظیم نے اس گروہ پر زبردست ذہنی غلامی مسلط کر رکھی ہے۔ اور وہ کسی قادیانی کی ذرا سی صحیح تنقید پر بھی اس کو کسی قیمت پر اپنے اندر برداشت نہیں کرتی۔ البتہ مرزا رفیع احمد جو اب بھی ربوہ اور قادیانیوں کے جلسوں اور اجتماعات میں نظر آجاتے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً صرف یہ ہے کہ وہ "ذریت مرزا" بزعم خود "خاندان نبوت" اور "اہل بیت" میں سے ہیں۔ جو کہ قادیانی تنظیم کے نزدیک SUPER CREATE یا عام انسانوں سے بہت بالا مخلوق ہیں۔ بھلا ان سے عام قادیانی انسان جیسا گھٹیا سلوک کیسے ہو سکتا ہے۔

بقیہ: مباہلہ

اسلام قبول کیا۔ غلام حیدر نامی قادیانی کو اس کے بھتیجوں نے ٹھیک ایک مہینہ کے بعد جمعہ کے دن ۲۶ کو بالکل معمولی بات پر جہنم واصل کر دیا۔ غلام حیدر کی کوئی اولاد نہ تھی اور ان ہی بھتیجوں نے پرورش کی تھی۔ بھتیجوں کو سیشن کورٹ کے سپرد کر دیا گیا چنانچہ چند مہینے ہی گذرے

تھے کہ پولیس نے بغیر کسی سزا اور جرمانہ کے بری کر دیا

اور اس کے وہ بھتیجے تاحال زندہ ہیں۔ راقم الحروف نے بالمشافہ ان سے بات بھی کی ہے۔ انہوں نے یہی کچھ بتایا ہے۔ راقم سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اس سال سے ہم تینوں علماء کے سر میں بھی کبھی درد نہیں ہوا بلکہ پہلے اگر کوئی تکلیف تھی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ نے دور فرما دی۔

اب تیسرے قادیانی عبدالرحیم شاہ صاحب کا سنیے کہ خداوند قدوس نے اس کو عبرت ناک سزا دینے کے لئے زندہ رکھا۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران وہ ایسی عبرت ناک موت سے مرا جو کہ باعث عبرت ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایسی مہلک بیماری لگائی کہ جسم میں کیڑے پڑ گئے۔ اور عام لوگوں کو عبدالرحیم شاہ کے کمرے میں جانے کی اور عیادت کی اجازت نہ تھی۔ کمرے میں داخل ہونے سے ہی بدبو آتی تھی۔ بالآخر کافی مدت ایسی کیفیت میں رہنے کے بعد عبدالرحیم شاہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ نیز اسی چکلہ کے اندر مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اور قادیانی مبلغ اللہ دتہ جالندھری کے درمیان مناظرہ ہوا اور مولانا نے اسے شکست فاش دی۔

مباہلین علماء میں سے صرف مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہٗ بقید حیات ہیں۔ بقیہ دو حضرات کچھ عرصہ قبل اس دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں۔ میں نے یہ روئیداد مولانا کریم عبداللہ صاحب سے سن کر قلمبند کی ہے۔

بقیہ: مولانا حبیب الرحمٰنؒ لدھیانوی

مسٹر جناح اور لیاقت علی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور وزارتی کمیشن کے سامنے بھی قادیانیوں نے اپنا مطالبہ پیش کیا تھا کہ ان کو ہندوستان میں اقلیت تسلیم کیا جائے اور تقسیم ہندوستان کے دوران میں انہوں نے اپنی آزاد حکومت بحیثیت اقلیت کے قائم کرنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ تمام

(قادیانی) دانستہ اور ارادتاً فرقہ واریت کو پھیلاتی ہے

اور پچھلے پانچ برس میں مسلمان عوام سے اسلام کے نام پر قوت حاصل کرتے رہے ہیں اور مزید کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے اس سے اختلاف کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ جو کچھ مانگیں وہ پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے مانگیں نہ کہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اسلام کو استعمال کریں۔

میری یہ ہرگز خواہش نہیں کہ آپ تحریک کی حمایت کریں لیکن میری استدعا ضرور ہے کہ آپ یہ کہہ کر کہ ختم نبوت کی تحریک تنگ نظری پر مبنی ہے۔ دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو دکھ نہ پہنچائیں۔

حبیب الرحمٰن لدھیانوی ۲۸-۲-۵۳

بقیہ: ہماری ذمہ داری

بڑی حد تک۔ نوجوانوں کی بے روزگاری کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔

ملازمتوں کے سلسلے میں قادیانیوں نے مسلمانوں کے حقوق غصب کر رکھے ہیں جہاں بیروزگاری کی اور وجوہات ہیں۔ ان میں سے اہم ترین وجہ قادیانیوں کا مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔ قادیانیوں سے غصب شدہ حقوق واپس لینے کے لئے نوجوان آگے بڑھیں اور تمام دفاتر سے قادیانیوں کو نکال باہر کریں۔

نوجوانوں کی بے روزگاری کا مسئلہ
غاصب قادیانیوں کے ہٹانے
سے حل ہو سکتا ہے۔

آخر میں ارباب حکومت کو چاہیئے کہ وہ ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کریں۔ اس حد کے نفاذ سے ملک میں برکتیں آئیں گی۔ ارباب اقتدار میں سے جو بھی آگے بڑھ کر اس کام کو کرے گا وہ دنیا میں اپنی آنکھوں سے عزت ہی عزت دیکھے گا اور آخرت کی عزتیں اور رفعتیں اس کے سوا ہیں جو ہمارے وہم و گمان سے بھی بالاتر ہیں۔

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ ـ چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹
S-I-T-E

خالص اور سفید ـــــ صاف وشفاف
شکر
(چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

اَلحَمدُ لِلّٰه ــــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ۔ ملتان فون ــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ۔ کراچی م۳ ، پاکستان ۔ فون ــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹